اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA
BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- سفر اور نماز قصر
- خلافت خامسہ میں قبول احمدیت کے واقعات

جلد 8 جون 2024 - احسان 1403 - ذی القعدہ/ذی الحجہ 1445 شمارہ 6

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آسنور کشمیر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع پونچھ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع شموگہ وچتردُرگ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع راجوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ
MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی“
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

ادار یہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی/ امام وقت کی آواز	3
اختتامی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے ۲۰۲۲	4
سفر اور نماز قصر	12
خلافت خامسہ میں قبول احمدیت کے واقعات (قسط 3)	15
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 49)	24
فتاویٰ مصلح موعودؓ	30
Diary Dose	31
Health & Fitness	33
بزم اطفال	34
Summary of the Friday Sermon on 5th April 2024	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، ریحان احمد شیخ
سید سعید الدین، سلیق احمد نائک

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، حافظ نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

نمازِ فجر اور عشاء کا خاص اہتمام ہو

نماز ایک ایسا رکن اسلام ہے جس کو کہ دین کا ستون کہا گیا ہے۔ یہ فحشاء اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ اور انسان کے تسکین کا باعث ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ اسی نماز کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ جعلت قرة عینی فی الصلوة کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز کو باجماعت ادا کرنے سے ۲۷ درجہ زیادہ ثواب ملتا۔ اور یہ اجتماعیت اور مرکزیت اور یکسانیت کی ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار اقامة الصلوة کا حکم دیا ہے۔ اقامة الصلوة کے ایک معنی یہ بھی ہے کہ دوسروں کو بھی نماز قائم کرنے کی تلقین کی جائے۔ فی زمانہ ایسے ذرائع نکل آئے ہیں جن میں مصروفیت کے باعث بالخصوص نمازوں سے غافل ہو رہے ہیں۔ انٹرنیٹ کی دنیا میں مگن نوجوان اپنے مقصدِ حیات کو بھول رہے ہیں۔ خاص کر نماز فجر میں سستی دکھائی جا رہی ہے جس کی بنیادی وجہ دیر رات گئے تک انٹرنیٹ پر surfing اور سوشل میڈیا پر اپنا وقت برباد کرنا ہے۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکزی نماز کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ؛

”نمازوں کی حفاظت کے لیے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ جہاں تک عام معمول کا تعلق ہے یعنی یہ کہ لوگ کام پر جاتے ہیں یا سکول جاتے ہیں تو اس میں مرکزی نماز ظہر اور عصر ہے۔ اور یہی دو نمازیں ہیں جن میں اکثر لوگ لاپروائی کرتے ہیں اور انہیں ادا نہیں کرتے۔ پس قرآن کریم نے خاص طور پر تنبیہ کی ہے کہ ہم نے فرض نمازوں میں کبھی کوئی کمزوری نہیں دکھانی یا اپنی دنیاوی مصروفیات کو کبھی دینی فرائض پر ترجیح نہیں دینی۔

اس آیت کے حوالہ سے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر کو ہی مرکزی نماز نہ سمجھا جائے بلکہ آج کل کی دنیا میں ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ بشمول اکثر نوجوان رات دیر تک پڑھائی کرتے ہیں، یا اپنا وقت بداخلاقی اور ردّی چیزوں میں ضائع کرتے ہیں جیسے انٹرنیٹ میں بلا مقصد سرفنگ (surf-ing) کر رہے ہوتے ہیں، ٹی وی یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، فون یا ٹیبلیٹ پر بلا حد بندی سکرولنگ (scrolling) کر رہے ہوتے ہیں اور رات دیر تک messages بھیج رہے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ فجر پر بیدار ہونے سے قاصر رہتے ہیں اور اُن کے معمول کی وجہ سے دراصل فجر اُن کے لیے مرکزی نماز بن جاتی ہے۔ پس دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے مرکزی نماز وہ نماز ہے جس کے چھوٹنے کا خطرہ ہو۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگ عصر کے وقت سب سے زیادہ مصروف ہوتے تھے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عصر مرکزی نماز ہے۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء فی الصلوٰة الوسطی انہا العصر حدیث 182) لیکن آجکل کی دنیا میں لوگوں کے مختلف معمولات ہیں اس لیے پانچ نمازوں میں سے مرکزی نماز کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے لیے اب فجر دراصل مرکزی نماز ہے کیونکہ دیر سے سونے کی وجہ سے وہ اسے بروقت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہیے کہ آپ فجر کے لیے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔

مَیں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا ہے کہ اگر ہماری جماعت اور ذیلی تنظیموں کے سب عہدیدار باجماعت نماز میں باقاعدہ ہو جائیں تو ہماری مسجدوں میں حاضری فوری طور پر 60 یا 70 فیصد بڑھ جائے۔ پس مَیں نیشنل، ریجنل اور لوکل مجلس عاملہ کے ممبران کو اُن کی ڈیوٹی کے حوالہ سے ایک بار پھر کہوں گا کہ وہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی سے دوسروں کے لیے ایک مثبت نمونہ بنیں۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگ عصر کے وقت سب سے زیادہ مصروف ہوتے تھے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عصر مرکزی نماز ہے۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰة باب ماجاء فی الصلوٰة الوسطی انہا العصر حدیث 182) لیکن آجکل کی دنیا میں لوگوں کی مختلف معمولات ہیں اس لیے پانچ نمازوں میں سے مرکزی نماز کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے لیے اب فجر دراصل مرکزی نماز ہے کیونکہ دیر سے سونے کی وجہ سے وہ اسے بروقت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہیے کہ آپ فجر کے لیے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب خدام احمدیت کو نمازوں کا پنجوقتہ نمازوں کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فجر اور عشاء کا ہمیں خاص خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

ذٰلِكَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ

(الشوریٰ:24)

ترجمہ: یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تُو کہہ دے مَیں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

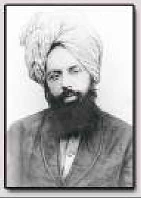

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہر گز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پُورا جنون ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۶-۱۲۷۔ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اُتنا سخت گیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6601)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

(مسلم، ص 1072، حدیث: 6598)

امام وقت کی آواز

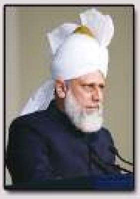

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ زخمی بھی ہوئیں، چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریمؐ مدینہ واپس تشریف لائے تو ھبار رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے، مشرک تھے، خدا نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ مَیں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میری جہالت سے صَرفِ نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۶ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنے عہد کی پاسداری کرو (مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے سالانہ اجتماع ۲۰۲۲ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب (اردو ترجمہ)
(فرمودہ ۱۱؍ستمبر ۲۰۲۲ء بمقام Old Park Farm، واقع Sickles Lane,Kingsley)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس weekend پر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو اپنا سالانہ اجتماع کورونا وبا کے بعد پہلی مرتبہ بھرپور طریق پر وسیع پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

پہلے پہل مجلس خدام الاحمدیہ نے کھیلوں کے مقابلوں کو بھی اجتماع کے پروگرام میں شامل کیا تھا تاہم ملکہ معظّمہ الزبتھ دوم کی افسوس ناک وفات کی وجہ سے مَیں نے صدر صاحب کو ہدایت کی کہ احتراماً اس موقعے پر کھیلوں کا انعقاد نہ کیا جائے۔ یہ مَیں نے اس لیے ضروری خیال کیا کیونکہ ملکہ معظّمہ بڑے طویل عرصے سے ہماری ریاست کی سربراہ چلی آرہی تھیں اور انہوں نے بڑے وقار اور انصاف کے ساتھ ستّر برس سے زائد عرصہ اس قوم کی قیادت کی۔

ملکہ معظّمہ کے عہدِ سلطنت میں برطانیہ مذہبی آزادی کے حوالے سے دنیا بھر میں ایک روشن مثال بنا رہا۔

کئی مواقع پر حقیقی مذہبی آزادی اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے ملکہ معظّمہ از خود ضامن ثابت ہوئیں۔ پس ہم شکر گزار ہیں کہ ہم مہربان فرماں روا کے دَور میں رہے۔ اسی طرح احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اس بات کو بھی بالخصوص قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد ملکہ الزبتھ ہی کے عہد میں جماعت کو اپنا عالمگیر مرکز یہاں برطانیہ میں قائم کرنے کا موقع ملا، جہاں آزادی کے ساتھ اپنے دین یعنی اسلام پر عمل پیرا ہونے اور اپنے عقائد کی تبلیغ اور ترویج کی ہمیں توفیق ملی۔ اس کے لیے ہم ہمیشہ ملکہ الزبتھ، حکومتِ برطانیہ اور اس قوم کے شکر گزار رہیں گے۔

علاوہ ازیں ہم دعا کرتے ہیں کہ ہماری ریاست کے نئے سربراہ شاہ چارلس سوم بھی مذہبی آزادی اور عام انصاف پسندی کی اس روایت کو، جو اس قوم کی امتیازی شان ہے جاری رکھیں اور رعایا کے حقوق کی پاسداری کا سلسلہ جاری رہے۔

بہرحال مَیں دعا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اجتماع میں شامل تمام حاضرین نے یہاں منعقد ہونے والے علمی اور دیگر تمام پروگراموں سے بھرپور استفادہ کیا ہوگا۔

آج اس اختتامی اجلاس میں مَیں مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کی بعض بنیادی ذمہ داریوں اور فرائض کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ حقیقی مقصد جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا وہ اس کی عبادت ہے اور اس حوالے سے عبادت کی سب سے بنیادی شکل پنجوقتہ نماز کی ادائیگی ہے۔

ہر ایک شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے اس کا فرض ہے کہ پوری توجہ کے

ساتھ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرے اور اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ وہ پورے اخلاص کے ساتھ باقاعدگی سے نماز کی ادائیگی کا پابند ہو۔ نماز کو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے فرض قرار دیا ہے کیونکہ اِس کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ

نماز انسان کی روحانی زندگی کے لیے ایسی ناگزیر شے ہے کہ جس کے بغیر اُس کا ایمان اور روحانیت سلامت نہیں رہ سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی نوجوان نماز کی ادائیگی میں بڑے مستعد ہیں اور ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ گہرا اور مضبوط تعلق ہے۔ مَیں نے احمدی نوجوانوں سے ملاقاتوں کے دوران اُن میں عبادت کی یہ روح مشاہدہ کی ہے۔ اِسی طرح اُن کے خطوط سے بھی یہی بات عیاں ہوتی ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے حوالے سے مطمئن ہو کر بیٹھ جانے کی ہرگز گنجائش نہیں۔ ہم نے کبھی بھی اپنی عبادتوں کے معیار کو گرنے نہیں دینا۔ ہم نے اپنے خالق خدا کے ساتھ تعلق کو مسلسل مضبوط اور مستحکم بناتے چلے جانا ہے۔ جس طرح ہمارے مادی جسموں کو زندہ رہنے کے لیے خوراک اور ہوا کی ضرورت ہے اسی طرح ہماری روحوں کو بھی روحانی غذا کی مسلسل ضرورت ہے۔

اکثر لوگ اپنی پریشانیوں اور ضرورتوں کے وقت تو بڑے جوش اور عاجزی و انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں مگر جیسے ہی اُن کی مشکلات دُور ہو جاتی ہیں اُن کا روحانی جوش اور ذوق و شوق یک دم ماند پڑ جاتا ہے اور وہ سست ہو کر نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی روحانی حالت موسم کی طرح بدلتی رہتی ہے۔ کبھی گرمی ہوتی ہے تو کبھی سردی، کبھی ہوا ایک سمت کو چل پڑتی ہے تو کبھی دوسری سمت کو، کبھی گرم موسم کے بعد موسلادھار بارش یا ٹھنڈی ہوا چل پڑتی ہے جس سے عارضی سکون اور آرام تو میسر آجاتا ہے مگر یہ کیفیت دائمی یا دیرپا نہیں ہوا کرتی۔ پس زندہ رہنے کے لیے جیسے ایک آدمی دائمی طور پر پانی، ہوا اور غذا کا محتاج ہے ویسے ہی اگر وہ روحانی زندگی کا طلب گار ہے تو اسے چاہیے کہ لازماً نماز کے ذریعے مسلسل اپنی روح کی نشوونما کرتا رہے۔ لہٰذا نماز ساری زندگی کے لیے آپ کی ایک ایسی مستقل ساتھی ہونی چاہیے جسے کبھی بھی آپ خود سے دُور نہ ہونے دیں۔

پھر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کیا کریں۔

گذشتہ چند برسوں میں کورونا وبا کی وجہ سے ہماری مساجد یا تو بند رہیں یا اُن میں محدود حاضری کی پابندی تھی اور احبابِ جماعت کو ہدایت تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز باجماعت کا انتظام کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب صورتِ حال بہتر ہے اور ہم ایک دفعہ پھر جلسہ، اجتماع اور اپنی دیگر تقاریب وغیرہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ حکومتی پابندیاں ختم ہو گئی ہیں اور لوگوں نے پہلے کی طرح بڑی حد تک اپنی روزمرہ سرگرمیوں کا دوبارہ آغاز کر دیا ہے۔ تاہم بعض لوگوں کو گھر پر نماز کی ادائیگی کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ ابھی تک مساجد یا نماز سینٹرز میں آنے کی بجائے گھر پر نماز کی ادائیگی کے معمول کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ جیسے کسی مریض کے سانس لینے میں مدد کے لیے آکسیجن کا انتظام کیا جاتا ہے ویسے ہی گھروں پر نماز کی ادائیگی وبا کے عروج کے دَور میں ایک عارضی حل تھا۔ اب الحمدللہ صورتِ حال بہت بہتر ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اپنی روحانی بقا اور کامیابی کے لیے اُن ذرائع کی طرف باقاعدہ لوٹا جائے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں جن کے تحت ہر مسلمان مرد پر واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ مساجد یا نماز سینٹر میں حاضر ہو کر باجماعت نماز کی ادائیگی کو یقینی بنائے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ نماز انسان کی اخلاقی زندگی کا بنیادی جزو ہے۔ یہ انسان کو برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی اور نیکیوں اور اچھے اعمال کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ یہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا وارث بنانے والی اور ہمارے مقصدِ پیدائش کو حاصل کرنے کا اوّلین ذریعہ ہے۔ نماز اور عبادت پر کاربند ہوئے بغیر امامِ

وقت کو ماننے اور ایک راست باز جماعت کا حصّہ ہونے اور ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے کے ہمارے تمام تر دعوے محض بے معنی اور کھوکھلے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ کی عبادت بالخصوص نماز کی پابندی ہمیں نیکی کی طرف اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا خاص فضل ہے کہ اُس نے ہماری جماعت کو ہر عمر کے مخلص احباب عطا فرمائے ہیں، جو ہر لمحہ ہر قسم کی ڈیوٹی، خدمات اور قربانیوں کے لیے مستعد رہتے ہیں۔ انہیں جب بھی بلایا جاتا ہے تو وہ فوراً 'لبیک' کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں اور ایمان کے تقاضے کے مطابق ہر قسم کی خدمات اور قربانیوں کے لیے خود کو پیش کر دیتے ہیں۔

مثلاً ابھی جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعے پر ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں نے اپنے روزمرہ کاموں اور معمولات کا ہرج کر کے خود کو جماعت کی خاطر ڈیوٹی کے لیے پیش کیا، اور اسی طرح کسی حد تک اس اجتماع کی تیاری کے سلسلے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ خدمت انجام دینے والے بہت سے لوگ کئی دنوں بلکہ ہفتوں تک صحیح طرح سو نہیں سکے مگر اس کے باوجود انہوں نے کبھی اپنی ذمہ داریوں سے غفلت نہیں برتی نہ ہی کسی قسم کی بے چینی اور تھکاوٹ کا اظہار کیا۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا معاملہ آتا ہے تو دنیا بھر میں بے شمار احمدی ایسے ہیں کہ جیسے ہی کسی مالی تحریک کا اعلان ہو وہ بڑی فراخ دلی کے ساتھ اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں اور اسلام کی اشاعت کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں پیش کر کے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہاں یہ اہم بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ محض عارضی قربانیاں پیش کرنا یا چند روز کے لیے نیکی کے ساتھ زندگی گزارنا کافی نہیں، اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں میں ایک مستقل نیک تبدیلی چاہتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اس کے حصول کے لیے بنیادی شرط نماز ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:۴۶)

نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے بچانے کا ذریعہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند تمام باتوں سے روکتی ہے۔

پس چاہیے کہ برائی سے نجات اور اخلاقی زندگی کے حصول کے لیے انسان پورے خشوع وخضوع اور خلوصِ دل کے ساتھ نماز کو بروقت ادا کرے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یعنی 'نماز قائم کرو' اس کے معنی یہی ہیں کہ انسان پوری توجہ اور خدا کے حضور کامل عاجزی کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

اس زمانے میں برائیاں بڑی کثرت کے ساتھ معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ گناہوں پر اکسانے والی باتیں معاشرے کی بنیادوں کو تباہ و برباد کرنے کے لیے قدم قدم پر بکھری پڑی ہیں۔

ایک بڑی برائی جس سے مَیں آپ سب کو خبردار کرنا چاہتا ہوں وہ جھوٹ ہے۔ معاشرے کی ہر سطح پر جھوٹ اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ بہت سے لوگ اس برائی کو معمولی خیال کرتے ہوئے، دنیاوی خواہشات اور لالچوں کے پیچھے بنا سوچے سمجھے جھوٹ بولے چلے جاتے ہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دروغ گوئی اور کذب بیانی کو انتہائی سنگین گناہ قرار دیا ہے اور فردِ واحد اور معاشرے دونوں کے لیے اسے نقصان دہ بتایا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چار عادات اور خصلتیں ایسی ہیں جو منافق میں پائی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی اور سب سے اہم علامت جو آنحضور ﷺ نے بیان فرمائی وہ دھوکا دہی اور جھوٹ کی عادت ہے۔ یعنی جب کوئی شخص اپنے ذاتی فائدے کے لیے جھوٹ بولتا یا جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ پھر منافق کی دوسری اور تیسری علامت جو حدیث میں بیان ہوئی وہ یہ ہے کہ وہ اپنے عہدوں اور وعدوں کو پورا نہیں کرتا اور اگر اس پر اعتماد کیا جائے تو وہ اس کا پاس نہیں

رکھتا۔ آج کی اس دنیا میں خواہ انسان کی ذاتی زندگی ہو یا پیشہ ورانہ اور کاروباری لین دین، غرض معاشرے کی ہر سطح پر قواعد وضوابط اور معاہدوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ مگر انتہائی افسوس کامقام ہے کہ چاہے انفرادی معاملات ہوں یا اداروں اور تنظیموں کے معاملات یا قوموں اور ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدے، سمجھوتے یا اعلامیے انہیں بآسانی توڑ دیا جاتا ہے۔ اسلام میں وعدوں اور معاہدوں میں چھوٹے بڑے کاسوال ہی نہیں ہے۔خواہ کوئی معاہدہ کتنا ہی چھوٹا اور معمولی ہی کیوں نہ ہو انسان کافرض یہ ہے کہ وہ اس معاہدے اور وعدے کی مکمل پاسداری کرے۔ وگرنہ اس حدیث کے مطابق وہ نفاق کامرتکب قرار پائے گا۔

چوتھی علامت جو ایک منافق کی اس حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ انسان گندی اور ناپاک زبان کااستعمال کرے اور بحث وتکرار میں گالم گلوچ سے کام لے۔ ایک مومن کے لیے ہر گز مناسب نہیں کہ وہ گندی اور اشتعال انگیز زبان کا استعمال کرے بلکہ مومن کو ہمیشہ عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے تہذیب اور شائستگی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔ پس ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہرطرح کی منافقت سے اپنے آپ کو بچائیں اور ہمیشہ اپنے عہدوں کی پاسداری کریں۔

ہمیشہ یادرکھیں کہ ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو ماننے اور قبول کرنے کادعویٰ کیا ہے اور اس کے نتیجے میں ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پرمقدّم رکھیں گے۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپ سب نے کھڑے ہو کر دین کو دنیا پرمقدّم رکھنے کا عہد دہرایا ہے۔ یہ عہد ہم باقاعدگی کے ساتھ اپنے اجلاسات اور تقاریب میں اکثر دہراتے ہیں لیکن اگر ان الفاظ کے ساتھ عمل شامل نہیں تو پھر یہ الفاظ محض بے کار اور بے فائدہ ہیں۔

شاید آپ سوچ رہے ہوں کہ دین کو دنیا پرمقدّم رکھنے کے کیا معنی ہیں۔ اس کا آسان مطلب یہ ہے کہ جب بھی نماز کاوقت ہو تو آپ اپنے دیگر تمام کاموں کو ایک طرف رکھ کر اللہ کی عبادت کے لیے حاضر ہوجائیں۔ پس اُن استثنائی حالات کے علاوہ کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے نماز جمع کرنے یا تاخیر سے پڑھنے کی اجازت دی ہے تمام خدّام کو چاہیے کہ وہ اپنی نمازیں بروقت اور جہاں تک ممکن ہو باجماعت ادا کریں۔ اسی طرح خواہ کیسے ہی حالات کیوں نہ ہوں آپ ہر گز جھوٹ سے کام نہ لیں۔ اپنے عہدوں اور معاہدوں کو کبھی نہ توڑیں، کبھی نامناسب اور غلط زبان کا استعمال نہ کریں۔ دوسروں کے ساتھ معاملات میں کبھی بھی اخلاقیات اور ادب آداب کادامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ یہ وہ بنیادی عناصر اور امتیازی خصوصیات ہیں جو ایک رواداراور ہم آہنگی پر مبنی معاشرے کے قیام کے لیے ضروری ہیں۔ اگر آپ اپنی زندگیاں اس انداز سے گزاریں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے جہاں ایک طرف اُس کے ساتھ حقیقی اور مستحکم تعلق بنانے والے ہوں گے وہیں دوسری طرف معاشرے میں سچائی کے عَلَم بردار اور انسانیت کے لیے روشنی کا مینار بن کر ابھریں گے۔

جہاں تک سچائی پر قائم رہنے کا تعلق ہے تو ایسے خدام جو مختلف پیشوں یا کاروبار سے منسلک ہیں وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ کبھی بھی کسی بھی ایسے معاملے میں ملوث نہیں ہوں گے جس میں دھوکا دہی کا معمولی سا بھی شائبہ ہو۔ مثلاً ٹیکس گوشوارے جمع کراتے وقت پوری ایمانداری کے ساتھ اپنی درست آمدنی ظاہر کرتے ہوئے حکومت کو جو بھی واجب الادا رقم ہے وہ ادا کریں۔ پھر نجی یا پیشہ ورانہ زندگی میں جو بھی سرکاری کاغذات یا دستاویزات ہوں ان میں قولِ سدید سے کام لیتے ہوئے بالکل درست معلومات ظاہر کریں۔ اسی طرح چندوں کی ادائیگی میں بھی ایک خادم کو غلط بیانی اور جھوٹ سے ہمیشہ دُور رہنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح کے مطابق ادائیگی نہیں کرسکتا تو وہ باقاعدہ اجازت لے سکتا ہے مگر اپنی مالی حیثیت کے متعلق غلط بیانی سے کام لینا مناسب نہیں، کیونکہ بے ایمانی سے کام لے کر بہرحال خدا

تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ناممکن ہے۔

ایک اَور بات جو مَیں سکول میں پڑھنے والے اطفال اور نَوجوان طالبِ عِلم خدّام سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انہیں اپنے ساتھیوں اور اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حوالے سے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ آپ کی عمر میں آپ کے دوست اور ساتھی جن کے ساتھ آپ وقت گزارتے ہیں بآسانی آپ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ اگر آپ بری صحبت اختیار کریں گے تو سچائی، نرم دلی اور عمومی ہمدردی کی جگہ جھوٹ، بلاوجہ الجھنا حتیٰ کہ لڑائی جھگڑے جیسی بری عادات کے عادی ہو جائیں گے۔ لہٰذا نَوجوان خدّام اور اطفال کو اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کن لوگوں میں اٹھ بیٹھ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی کریں جو مخلص اور دیانت دار ہوں، جو کسی قسم کی غیر اخلاقی اور بے مقصد سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں۔ پس جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھ رہی ہے اور آپ خود مختار ہو رہے ہیں تو ایسے میں کسی قسم کی کمزوری نہ دکھائیں۔ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ لڑائی جھگڑے، گالم گلوچ، فحش کلامی اور اشتعال انگیز زبان کے استعمال سے ہمیشہ مجتنب رہنے والے ہوں۔

بڑی عمر کے خدّام کو بھی چاہیے کہ وہ بھی ان باتوں کا خیال رکھیں ورنہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو ماننے اور حضورؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے دعوے کے باوجود آپ ان تعلیمات سے رُوگردانی کرنے والے بن رہے ہوں گے کہ جن کے قیام کے لیے آپؑ تشریف لائے تھے۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو بھی تعلیمات ہمیں دی ہیں وہ تمام تر قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے عین مطابق ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جھوٹ اور دروغ گوئی کو سنگین گناہ اور تمام برائیوں کی جڑ قرار دیا ہے کہ جو بے شمار خرابیوں اور اخلاقی پستی کی طرف لے جاتی ہے۔

جھوٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیا دار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔‘‘ حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر جھوٹ سے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا۔‘‘ حضورؑ فرماتے ہیں کہ ’’افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں۔‘‘ آپؑ نے فرمایا: ’’اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔‘‘ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس جگہ بت پرستی سے اپنی نفرت کا اظہار فرمایا ہے وہیں اُس نے جھوٹ سے بھی کراہت اور ناپسندیدگی کا ذکر کیا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان دونوں کو آپس میں جوڑا ہے۔ حضورؑ مزید فرماتے ہیں: ’’یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶۷ ایڈیشن ۱۹۸۴ء) جب ہم خدا کی مدد اور اس کے فضل کے بغیر ایک قدم بلکہ ایک سانس بھی نہیں لے سکتے تو پھر کوئی بھی سمجھ دار شخص جھوٹ پر انحصار کیونکر کرے گا۔

پس آج احمدی نَوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کے جھوٹ اور فریب کے خلاف باقاعدہ تحریک اور مہم چلائیں، اور اس سلسلے میں اپنے ذاتی نمونے قائم کریں۔ ہر خادم اور طفل کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ سے کام نہیں لے گا کیونکہ جھوٹ شرک کا مترادف ہے۔ ایک جانب تو ہم فخر کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اخلاص کے ساتھ خدا کے حضور جھکنے والے، اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کی جماعت ہیں جبکہ دوسری جانب ہمارے درمیان ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جو اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات اور ادنیٰ مقاصد کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ یہ بات خوب اچھی طرح واضح ہو جانی چاہیے کہ جو لوگ جھوٹ پر انحصار جاری رکھے ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے مدد کی امید

نہ رکھیں کیونکہ وہ ان کی دعاؤں کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ

اب وقت آچکا ہے کہ ہر خادم اور ہر طفل یہ عہد کرے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ اب وہ وقت ہے کہ آپ سچائی کے قیام کے لیے باقاعدہ تحریک چلائیں اور اللہ تعالیٰ کی بہترین رنگ میں عبادت کرنے والے اور اخلاق کے بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔

اگر ہمارے نَوجوان ہر قسم کے جھوٹ کو ترک کرنے والے اور سچائی پر قائم ہونے والے بن جائیں تو باقی تمام عمدہ اخلاق از خود ان میں پیدا ہوجائیں گے۔مثلاً اگر کوئی شخص جھوٹ کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ دھوکا دہی کا مرتکب ہوسکے۔ اسی طرح نہ وہ اپنے عہدوں کو توڑنے والے ہوسکتے ہیں اور نہ ہی وہ لعن طعن کرنے والے اور ناپاک زبان کا استعمال کرنے والے ہوسکتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرد یا ایسی عورتیں تو اُن اچھے اخلاق کو اپنانے والے ہوں گے کہ جو ایک رواداراور پُرامن معاشرے کے قیام کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ بے شک آج کے معاشرے میں، خواہ چھوٹے پیمانے پر گھریلو ماحول میں یا پھر وسیع تر سطح پر عمومی معاشرے میں پھیلی ہوئی حد درجہ ناانصافی اور بدنظمی کی بنیادی وجوہات یہی عہد شکنی اور جھوٹ ہیں۔ پس آپ کو یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ آپ جھوٹ سے کام نہ لیں بلکہ کبھی بھی سچ سے ذرّہ برابر بھی انحراف نہ کریں۔ اگر ہم نیکی اور تقویٰ کے ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں جو ہمیں نفاق کی زنجیروں سے آزادی دلانے والے ہیں تو تب ہی ہم دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اگر تمام احمدی نَوجوان اِن بلند معیاروں کو حاصل کرنے والے بن جائیں تو وہ معاشرے میں وسیع تر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے اور ایک خادم سے وابستہ اُن توقعات کو پورا کرنے والے بن جائیں گے جو حضرت مصلح موعودؓ نے گہرے غور و فکر کے بعد قائم فرمائی تھیں یعنی

’’قوموں کی اصلاح نَوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔‘‘

ہمیشہ یاد رکھیں! کہ حضرت مصلح موعودؓ کے یہ سنہری الفاظ محض خدام الاحمدیہ کے اجتماعات وغیرہ کے موقعے پر بینرز (banners) پر آویزاں کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ چند سال پہلے مَیں نے مجلس خدام الاحمدیہ کو اس نصب العین کے بیجز (Badges) تیار کروانے کی ہدایت کی تھی، اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ اس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے یہ زرّیں الفاظ ہمیشہ خدّام کے پیشِ نظر رہیں۔

لیکن جب تک ہمارے نَوجوان پختہ ارادے اور پورے استقلال کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرکے قوم کی اصلاح کا بیڑہ نہیں اٹھاتے تب تک ہم جتنے مرضی بینرز اور بیجز بنالیں یہ سب بے معنی اور بےمقصد رہیں گے۔ پس ہر خادم اور ہر طفل کو پوری جاں فشانی کے ساتھ اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی کے لیے یہ سوچتے ہوئے کوشش کرنا ہوگی کہ یہ اُس کی ذاتی ذمہ داری اور مشن ہے کہ وہ اپنی قوم اور لوگوں کی راہنمائی اور اصلاح کے لیے نمونہ قائم کرے۔

ہر احمدی کا یہ فرض اور ذمہ داری ہے کہ وہ تبلیغ کے ذریعے حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلائے۔

پس آپ سب کو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لیے پورے زور کے ساتھ اپنے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بلند کرنا ہوگا۔ آپ کے قول و عمل میں ہلکا سا بھی تضاد نہ ہو۔ آپ جس چیز کی تبلیغ کرتے ہیں اس پر عمل بھی کریں ورنہ آپ جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوں گے جسے رسول اللہ ﷺ نے منافق کی علامت قرار دیا ہے۔ اسی طرح ہر خادم، طفل اور ہر عہدے دار بلکہ ہر احمدی کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ان الفاظ پر مسلسل غور کرتے رہنا چاہیے۔ آپ کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ یہ بیش بہا اور نادر الفاظ محض فقرہ یا نعرہ نہیں بلکہ ایک مسلسل دعوتِ عمل اور احمدی نَوجوانوں کے اخلاقی معیار کا مظہر ہیں۔ یہ الفاظ ہر خادم کے لیے ایک مطمحِ نظر اور مقصد کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ الفاظ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دنیا میں پاک تبدیلی کے لیے کوشش پر آمادہ کرنے والے

ہونے چاہئیں۔ آپ کا ہر قدم آپ کو نیکی میں بڑھانے والا ہو کیونکہ آپ کی روحانی ترقی اور اصلاح جماعت کی کامیابی اور ترقی کی ضامن ہے۔

وہ نَوجوان جنہوں نے ابھی خدام الاحمدیہ میں قدم رکھا ہے مَیں ان سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ابھی ان کے کھیل کُود اور تفریح کے دن ہیں۔ آپ اپنی اُس عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ جہاں آپ کی سوچ اور عمل دونوں میں روزانہ کی بنیاد پر پختگی پیدا ہونی چاہیے۔

گذشتہ کچھ عرصے سے مَیں اپنے جمعہ کے خُطبات میں اسلام کے ابتدائی دَور کی تاریخ بیان کر رہا ہوں اور اِس دوران مَیں نے اُس عہد کے بہت سے نَوجوانوں کے واقعات بھی بیان کیے ہیں جو آپ کے ہی ہم عمر تھے اور جنہوں نے اسلام کی خاطر بڑی غیر معمولی قربانیاں دے کر عظیم الشان کامیابیاں سمیٹیں۔

یہ سب اس لیے ہوسکا کیونکہ وہ اپنے مقصد اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ہر موقعے پر عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا اور اپنے مقصدِ حیات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے حاصل کرنے کا انحصار خود اُن پر ہے اور یہ اُن کی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھنے والے اور بطور نَوعمر مسلمان اپنی قدر و قیمت اور اہمیت سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے بے حیائی اور جہالت کے لیے مشہور اُس معاشرے میں پاک تبدیلی پیدا کرنے میں غیر معمولی کردار ادا کر کے اُسے ایسے نیک اور پاکیزہ معاشرے میں تبدیل کر دیا کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مشعلِ راہ بنی رہے گی۔

آج کے دَور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کی صداقت پر کامل ایمان کے باعث اب یہ آپ سب کا فرض ہے کہ زندگی کے ہر میدان میں خواہ آپ کے ذاتی معاملات ہوں یا آپ کے وعدے، عہد یا دعوے، غرض ہر ایک معاملے میں سچائی اور قولِ سدید آپ کا اوڑھنا بچھونا ہو۔

آپ ہمیشہ اپنی زبان کو بے حیائی اور بدکلامی سے پاک رکھنے والے ہوں، بلکہ آپ کی زبان ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے ذکر سے معطّر رہے۔

آج کے دن سے آپ کی سوچ میں سنجیدگی اور عمل میں پختگی آجانی چاہیے اور آپ کو اپنے مقام اور اپنی بھاری ذمہ داریوں کا احساس ہو جانا چاہیے۔ مَیں نے پہلے ذکر کیا کہ کس طرح آپ نے دین کو دنیا کی ہر ایک چیز پر مقدّم رکھنے کا عہد کیا ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے آپ معمولی خیال کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل:۳۵) یعنی عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے عہدوں اور وعدوں کے بارے میں جوابدہ ہوگا۔

پس اس غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کہ یہاں کھڑے ہو کر خدام الاحمدیہ کا عہد یا بیعت کے الفاظ دہرا لینا کافی ہے۔ نہیں! بلکہ آپ کو اس عہد کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے جو آپ نے سرِعام دنیا کے سامنے اور خلیفۂ وقت کے روبرو باندھا ہے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے اس عہد کے بارے میں، جو آپ نے اعلانیہ طور پر کیا ہے ایک روز آپ سے باز پرس کرے گا؛ ہر لحہ اور ہر آن اس عہد کی پاسداری کے لیے آپ کو کوشاں رہنا چاہیے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت اور وفاداری کے عہد کے متعلق بھی آپ سے سوال کرے گا۔ پس اپنے ایمان اور ملک و قوم کی خاطر کیے گئے اس عہد کو نبھانے کے لیے اپنا پورا زور لگا دیں، اپنے اندر پاک تبدیلی اور اچھی نیک عادات پیدا کرتے ہوئے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور اعلیٰ اخلاق پر ہمیشہ کاربند رہتے ہوئے مسلسل اپنے اس عہد کو نبھاتے چلے جائیں۔ یہ ہر ایک خادم کی ذمہ داری اور اس کا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے اور بہترین اخلاق اور نیکیوں کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔
خدا کرے کہ آپ سچائی پر قائم رہنے والے اور ہر ایک طرح کے جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ آپ اپنے عہدوں اور وعدوں کو خواہ وہ کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں پورا کرنے والے بنیں۔ خدا کرے کہ آپ پوری کوشش اور مضبوط عزم و ہمت کے ساتھ نیکیوں میں قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔
خدا کرے کہ آپ اسلام کی تبلیغ اور اس کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے اپنے عہد کو نبھانے والے ہوں۔ خدا کرے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تعلیمات کا جھنڈا دنیا کے گوشے گوشے میں لہرانے کی خواہش اور پُرخلوص جذبہ آپ میں پیدا ہو۔
خدا کرے کہ آپ ہمیشہ نرم اور پاک زبان کا استعمال کرنے والے ہوں، آپ کے اعمال بلند ترین معیار کے حامل ہوں تا کہ آپ سچائی اور صداقت اور اخلاص اور نیکی کی وہ اعلیٰ مثال بن جائیں جو تمام بنی نوع انسان کے لیے مشعلِ راہ ہو۔ یقیناً جب آپ ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں گے تو آپ معاشرے میں اخلاقی انقلاب برپا کرنے والے بن رہے ہوں گے۔ آپ وہ مشعل بردار ہوں گے جو اس دائمی صداقت کی شمع سے ساری دنیا کو منوّر کرنے والے اور دنیا کو ظلمت کے اندھیروں سے نکالنے والے ہوں گے۔
جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ وہ نَو عمر نوجوان ہی تھے جنہوں نے عظیم الشان اور ناقابلِ فراموش کامیابیاں حاصل کیں۔
پس آپ خود کو ہرگز کمزور گمان نہ کریں نہ ہی یہ سوچیں کہ آپ اپنی کم عمری کی وجہ سے معاشرے میں روحانی اور اخلاقی انقلاب برپا نہیں کر سکتے۔ خواہ آپ پندرہ سال کے ہوں یا بیس یا تیس یا چالیس سال کے، یا کسی بھی اَور عمر کے ہوں خدمتِ اسلام کے ہر موقعے کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھیں گویا یہ آپ کا آخری موقع ہے۔ بے شک ہر خادم اپنی عمر، علم اور تجربے کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور سچائی پر کاربند ہو کر اور اسی طرح اپنے عہدوں اور وعدوں کی پاس داری کرنے کے ذریعے اسلام اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل میں اپنا حصّہ ڈال سکتا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو آسمانِ احمدیت کا درخشندہ ستارہ بنا دے اور آپ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدّام الاحمدیہ پر ہر لحاظ سے اپنا فضل فرماتا چلا جائے۔ آمین
اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ (دعا)
دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ ایک اعلان ہے کہ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کو مشعلِ راہ جلد اوّل کے پہلے نصف حصہ کو (انگریزی میں) ترجمہ کر کے شائع کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔
یہ کتاب ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے موقعے پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تاریخی خطاب سے لے کر مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی برسوں کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ چھبیس خطابات اور بارہ نظموں پر مشتمل ہے۔
مَیں نے اس کا نام Beacon for the Youth رکھا ہے۔
اللہ کرے کہ یہ مجموعہ نَوجوانوں کی تعلیم و تربیت میں مد و معاون ثابت ہو۔ آمین
اسی طرح Salat Hub موبائل ایپلیکیشن کے متعلق بھی ایک اعلان ہے۔ یہ Salat Hub موبائل ایپلیکیشن مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ نے بنائی ہے۔ Salat Hub ویب سائٹ کا گذشتہ برس آغاز ہوا تھا اور اب یہ موبائل ایپلیکیشن متعارف کروائی جا رہی ہے جو جدید طریقوں کے ذریعے نماز اور اس کا ترجمہ سیکھنے میں مدد کرے گی۔ اس ایپلیکیشن میں بہت سی دلچسپ سرگرمیاں ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ ہو

سفر اور نماز قصر

(ریحان احمد شیخ نائب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوۃِ ٭ۖ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنَکُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اِنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ کَانُوۡا لَکُمۡ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا (سورۃ النساء آیت102)

اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کرلیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں۔ اپنی تجارت کرتا پھرے۔ یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے آپ کو مسافروں میں شامل کر کے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گزار دے۔“

پھر فرماتے ہیں کہ

”جو شخص تین دن کے واسطے یہاں آوے اس کے واسطے قصر جائز ہے میری دانست میں جس سفر میں عزم سفر ہو پھر خواہ وہ تین چار کوس ہی کا سفر کیوں نہ ہو اس میں قصر جائز ہے۔ یہ ہماری سیر سفر نہیں ہے۔ ہاں اگر امام مقیم ہو تو اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی پڑے گی... حکام کا دورہ سفر نہیں ہوسکتا وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے۔ خوانخواہ قصر کرنے کا تو کوئی وجود نہیں۔ اگر دوروں کی وجہ سے انسان قصر کرنے لگے تو پھر یہ دائمی قصر ہوگا۔ جس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔ حکام کہاں مسافر کہلا سکتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 334)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ 1950ء میں حیدر آباد سندھ کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اس وقت چونکہ آپؓ خود سفر پر تھے اور نمازیوں کی اکثریت بھی مسافر تھے۔ اس لئے آپؓ نے یکم ستمبر 1950ء کو بحالت سفر جو خطبہ دیا وہ نماز قصر سے متعلق تھا۔ اس میں آپؓ فرماتے ہیں کہ:

ہمارے ہاں سفر کی نمازوں کے متعلق قصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک غلط محاورہ ہے۔ جو استعمال ہو رہا ہے۔ قصر کے معنی چھوٹا کرنے کے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ سفر میں نماز قصر نہیں ہوتی بلکہ حضر میں جب انسان اپنے گھر پر موجود ہو نماز زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے دو ہی رکعت نماز ہوتی تھی بعد میں دو کی بجائے چار رکعتیں کر دی گئیں۔ یعنی ظہر عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو دو بڑھادی گئیں۔ صبح اور مغرب کی نماز اسی طرح رہیں۔ پس قصر کا سوال درحقیقت سفر کے ساتھ پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ جتنی نماز پہلے پڑھی جاتی تھی سفر میں اتنی ہی پڑھی جاتی ہے لیکن جو لوگ اپنے گھروں میں مقیم ہوں ان کو دوگنی پڑھنی ہے۔

قرآن کریم میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ سفر کی نمازوں کے متعلق نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اپنی غلطی سے اسے سفر کی نمازوں کے متعلق سمجھ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں قصر کے معاملہ میں غلط فہمی ہوئی اور وہ غلط راستہ پر جا پڑے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اگر تمہیں خوف ہو تو تم نمازوں کو قصر کر سکتے ہو۔ اس سے مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ اگر

امن ہو تو پھر مسافر کے لئے قصر کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ سفر میں اتنی ہی نماز پڑھی جاتی ہے جتنی پہلے پڑھی جاتی تھی۔ البتہ حضر میں وہ دوگنی کر دی گئی ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے چار چار رکعتیں ہوا کرتی تھیں اور پھر سفر میں دو دو کر دی گئیں۔ بلکہ دو رکعت نماز ہی ہوا کرتی تھی۔ پھر سفر میں دو رکعتیں ہی رہ گئیں اور حضر میں چار کر دی گئیں۔

قرآن کریم میں جو قصر کا ذکر آتا ہے وہ اور ہے اور اس کا سفر کی نمازوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز کے متعلق ہماری شریعت نے یہ ہدایت دی ہے کہ آہستہ آہستہ اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کی جائے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے شخص! تیری نماز نہیں ہوئی۔“ اس طرح آپؐ سے اس شخص کو تین دفعہ فرمایا۔ تو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ایسی ہی نماز پڑھنی آتی ہے۔ اگر نماز پڑھنے کا کوئی اور طریق ہو تو آپ بتا دیں تا کہ میں اسی طرح نماز پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو تو اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو اور ٹھہر ٹھہر کو سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھو۔ رکوع میں جاؤ تو تمہاری پیٹھ سیدھی ہو اور آہستہ آہستہ تسبیح کرو۔ رکوع کے بعد کھڑے ہو تو آرام سے کھڑے ہو اور کلمات مسنونہ دہراؤ۔ سجدہ میں جاؤ تو ٹھہر ٹھہر کر سبحان ربی الاعلیٰ کہو۔ یہ نہیں کہ ادھر نماز شروع کی اور اُدھر فوراً رکوع میں چلے گئے۔ پھر جلدی سے سر اٹھایا اور سجدے میں گر گئے۔ ایک دو دفعہ سجدہ میں میں سر مارا تو پھر جلدی سے دوسری رکعت شروع کر دی۔ یہ نماز نہیں بلکہ نماز کے ساتھ تمسخر ہے۔ نماز کو ٹھہر ٹھہر کر اور آہستگی سے ادا کرنے کا رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے۔

لیکن قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب خوف ہو تو پھر تمہارے لئے نماز کو قصر کر لینا جائز ہے۔ یعنی اسے چھوٹا کرنے اور جلدی جلدی ادا کر لینے کی ہماری طرف سے اجازت ہے۔ یوں عام حالات میں رسول کریم ﷺ نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر جب لڑائی ہو رہی ہو تو اس وقت قصر کر لینا جائز ہے یعنی اس وقت اگر انسان جلدی جلدی نماز پڑھ لے تو اس کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو اور وہ ان کے ملک پر قبضہ کر لیں تو چونکہ کسی اسلامی ملک پر دشمن کا قبضہ کر لینا ایک بڑی آفت ہے اور نماز کو جلدی جلدی پڑھ لینا یا نماز کو مختصر کر لینا ایک چھوٹی آفت ہے۔ اس لئے شریعت یہ کہتی ہے کہ تم بڑی آفت کو نہ آنے دو اور چھوٹی آفت کو برداشت کر لو۔ پھر احادیث وسنت رسول کریم ﷺ سے نماز قصر کی کئی قسمیں ثابت ہیں۔

اگر خوف کی حالت نہ ہو تو قصر کرنا جائز نہیں مثلاً اسلامی لشکر میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہو لیکن لڑائی نہیں ہو رہی تو اس وقت جلدی جلدی نماز پڑھنے اور نماز کو قصر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مگر اس وقت وہی قاعدہ جاری ہوگا جو عام حالات میں جاری ہے یعنی سفر کی حالت ہو تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھی جائے گی اور حضر کی حالت ہو تو چار رکعت نماز پڑھی جائیگی۔ لیکن جب خوف کی حالت ہو تو اس وقت قصر کر لینا جائز ہے۔ مثلاً اسلامی فوج کا ایک سپاہی دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا کہ اس کا دشمن کو علم ہو گیا وہ گھوڑے کو دوڑاتا ہوا واپس آ رہا ہے اور پچاس ساٹھ سپاہی اس کے تعاقب میں ہیں کہ راستہ میں نماز کا وقت آ گیا اب اگر وہ ٹھہر جاتا ہے یا گھوڑے سے اتر کر نماز پڑھنے لگ جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پکڑا جائے گا اور اسلامی لشکر ان معلومات سے محروم ہو جائے گا جن کے مہیا کرنے کے لئے اسے بھجوایا گیا تھا۔ چونکہ ان کا اپنی جان بچا کر اسلامی لشکر میں پہنچنا ضروری ہے اس لئے اسے اجازت ہوگی کہ گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتا چلا جائے۔ جس طرح بیمار آدمی لیٹے لیٹے نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس طرح اسے بھی اجازت ہو گئی کہ جس طرح چاہئے نماز پڑھ لے۔ مثلاً گھوڑا دوڑاتے ہوئے نماز کے کلمات دہراتا جائے، رکوع

کا وقت آئے تو فوراً سر جھکالے۔ ایک دو دفعہ جلدی جلدی سبحان ربی العظیم کہہ دے اور سر جھکا دے تو اسے سجدہ سمجھ لے۔ اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھ کر فارغ ہوجائے۔ یہ بھی قصر ہے جس کو ہمارے شریعت نے خوف کی حالت میں جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اگر وہ گھر میں اس طرح نماز پڑھے گا تو اسکی نماز نہیں ہوگی۔ وہاں تو ذرا سر بھی جھکا لے تو سجدہ ہوجائے گا۔ لیکن مسجد میں اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے گا تو ہم اسے کہیں گے اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی۔

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان مؤرخہ 7/مئی 1964ء صفحہ 4)

پس جس قصر کا قرآن پاک میں ذکر آتا ہے اس کا تعلق صرف ان نمازوں کے ساتھ ہے جو خوف کی حالتوں میں ادا کی جاتی ہے۔ مثلاً لڑائی ہو رہی ہے۔ کفار تعاقب میں ہیں اور نماز کا وقت آ گیا ہے تو اس وقت نماز کو چھوٹے سے چھوٹا کرنا جائز ہوگا۔ اور پھر یہ بھی جائز ہوگا کہ جس حالت میں انسان ہو اسی حالت میں نماز پڑھ لے مثلاً اگر ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے تو باوجود اس کے کہ اس کی ایک ٹانگ ایک طرف ہوگی اور دوسری ٹانگ دوسری طرف پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا تو پھر بھی نماز ہوجائے گی۔ ہاں اگر موقع مل سکے تو نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرلیا جائے۔ پھر خواہ کسی طرف منہ ہوجائے۔ لیکن اگر گھر میں بغیر بیماری کے آرام کرسی پر بیٹھ کر کوئی شخص اپنی ایک ٹانگ کرسی کے ایک بازو پر رکھ لے اور دوسری ٹانگ دوسرے بازو پر اور پھر نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

الغرض قرآن کریم نے جس نماز کے متعلق یہ کہا ہے کہ تم قصر کرلو وہ سفر کی نماز نہیں بلکہ نماز خوف ہے اور جو سفر کی نماز ہے وہ جیسا کہ حضرت عائشہؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ کی روایات سے ثابت ہے وہ اتنی ہی ہے جتنی کہ پہلے نماز فرض ہوتی تھی ہاں ایک عرصہ کے بعد حضر میں اسے دوگنا کر دیا گیا۔ پس سفر کی نماز جس کے متعلق ہم قصر کا لفظ استعمال کرتے ہیں یہ درحقیقت قصر ہے ہی نہیں۔ یہ ایک غلط محاورہ ہے جو لوگوں میں رائج ہوگیا۔

❁❁❁

بقیہ از خطبات وخطابات صفحہ نمبر 11

ایپ استعمال کرنے والا نئے سے نئے لیول کو Unlock کرکے اپنی پیش رفت کا جائزہ بھی لے سکتا ہے۔ بچے نماز سیکھنے کے مراحل میں badges بھی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ تمام badges قرآن کریم میں مذکور عربی الفاظ پر مشتمل ہیں جن کے ساتھ اِن الفاظ کی مختصر وضاحت بھی دی گئی ہے۔ ہر عمر کے افرادِ جماعت اس ایپلیکیشن سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ فی الوقت یہ ایپلیکیشن iOS ایپ سٹور پر دستیاب ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی یہ Android پر بھی میسر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ایپلیکیشن نماز کو سیکھنے اور سمجھنے کا مفید ذریعہ ثابت ہو۔ آمین

خدّام اور اطفال کو اس ایپ سے استفادہ کرنا چاہیے۔

❁❁❁

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

خلافت خامسہ میں قبول احمدیت کے واقعات
(2003تا2020)

(قسط نمبر 2)

عرب ممالک میں قبول احمدیت کے واقعات

عرب ممالک میں قبول احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات جو سیدنا حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختلف خطبات وخطابات میں بیان فرمائے ہیں قارئین کے استفادہ کیلئے پیش ہیں۔

✡ ایک صاحب مراکش سے لکھتے ہیں، ۲۰۰۹ء میں مجھے جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا اور یقین ہو گیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود ہیں جن کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی چنانچہ میں نے چند دن قبل بیعت کر لی ہے۔ مَیں ایمان تو اُس وقت لے آیا تھا جب میں نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ ایسا کلام خدا تعالیٰ کے ماموروں کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اپنی استقامت اور اعلیٰ روحانی تبدیلیوں کے پیدا ہونے اور جماعت کا فعال اور مفید رکن بننے کے لئے اور باقی دوستوں کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ الفضل انٹرنیشنل ۱۷؍ جنوری ۲۰۱۴)

✡ پھر مراکش سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں، مَیں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا، ترقی بھی ہوگئی، مکان بھی ہیں لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہی میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہے۔ مجھے تزکیۂ نفس کی فکر پیدا ہوئی۔ اور پھر کہتے ہیں مجھے آپ کو اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا۔ دعا کریں۔ مجھے دعا کے لئے لکھ رہے ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ الفضل انٹرنیشنل ۱۷؍ جنوری ۲۰۱۴)

✡ مدینہ منورہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کی اس مساعی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں حرم شریف جاتا ہوں تو وہاں زبانِ حال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرتا اور سوچتا ہوں کہ سیاسی مفادات کی وجہ سے کس طرح لوگ مختلف مسائل کا شکار ہیں۔ کہیں قتل و غارت اور بھوک و افلاس ہے تو کہیں بے حد ثروت اور امیری۔ اسلام میں اور دیگر ادیان میں بھی اختلاف پیدا ہو چکے ہیں۔ میری بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں اپنے ارد گرد کئی امور میں اختلافات دیکھا کرتا تھا۔ میرا نقطہ نظر دوسرے لوگوں سے مختلف تھا جس کی وجہ سے مَیں ان کے خیال میں مشکلات پیدا کرنے والا شخص تھا۔ مَیں ہمیشہ ہدایت یابی اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق پانے کی دعا کیا کرتا تھا مولویوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف بہتان طرازی نے میری توجہ جماعت کی طرف پھیری۔ اُن کی الزام تراشیوں میں ایسی باتیں اور مبالغات تھے جو کوئی عقل مند آدمی نہیں کہہ سکتا۔ تحقیق اور دعا جاری رکھی۔ اسی دوران متعدد خوابیں دیکھیں اور بیعت کر لی۔ کہتے ہیں بیعت کے بعد ایک خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک پر چل رہا ہوں جس پر بہت سی کاریں برق رفتاری سے گزر رہی ہیں۔ واپسی پر زوردار آواز آئی کہ فلاں بڑی گاڑی جو ابھی گزری ہے اُلٹ جائے گی۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو وہ الٹ چکی تھی۔

اور اس نے بجلی کا ایک کھمبا بھی گرا دیا تھا اور یوں لگا کہ بجلی کا گویا ایک سیلاب آ گیا۔ میں بجلی اور آگ سے بچنے کے لئے اوپر کی طرف اچھلتا ہوں اور میرا جسم ہوا میں لٹک جاتا ہے اور میں آگ سے بچ جاتا ہوں۔ جب باقی ہر چیز جل جاتی ہے اُس کے بعد آگ ختم ہوجاتی ہے اور میں آرام سے زمین پر آ جاتا ہوں۔ اس دوران آواز آئی کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے لیکن اللہ نے تمہیں بچالیا۔ مجھے اس کی یہ تفہیم ہوئی کہ مجھے یہ نجات حَکم اور عَدل مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے ملی ہے۔ بیعت کے نتیجہ میں ہماری ارواح کا تزکیہ ہوا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۷ر جنوری ۲۰۱۴ء)

✡ پھر سعودیہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں، بیعت سے پہلے مَیں نے دیکھا کہ میں ایک سڑک پر کھڑا ہوں اور بڑے بڑے برجوں کو گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جن کے سامنے میرے پرانے دوست کھڑے ہیں۔ مَیں اُنہیں بلند آواز سے متنبہ کرتا ہوں لیکن وہ کوئی توجہ نہیں کرتے بلکہ مجھ پر زور زور سے ہنستے ہیں۔ پھر ایک شخص میرے پیچھے سے آ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور مجھے کہتا ہے بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہوجاؤ۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۷ر جنوری ۲۰۱۴ء)

✡ یمن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جاننے سے پہلے ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند سے بارش ہوئی ہے اور میرے گھر میں یہ بارش پڑی ہے۔ اس کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلوم ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے بارے میں یعنی سچے اور جھوٹے کے مابین فرق کرنے والی دعا کے بارے میں بھی علم ہوا۔ میں نے دعا کی اور رمضان میں ایک روز میں نے خواب میں چودھویں کا روشن چاند دیکھا جس کے ارد گرد پانچ روشن ستارے نظر آئے اور دیکھا کہ ایک منارہ آسمان سے میرے گھر کی طرف نازل ہو رہا ہے۔ اسکے بعد میں نیند کی حالت سے بیدار ہو گیا۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء کی تصاویر دیکھیں تو حیران ہو کر رہ گیا کہ ایک چاند اور پانچ ستارے۔ اس خواب سے مجھ پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہوگئی۔ اب میں جماعت احمدیہ کو سچ سمجھتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۷ر جنوری ۲۰۱۴ء)

✡ مراکش کے ایک دوست مالکی سعید صاحب جو فرانس میں مقیم ہیں، کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا تھا لیکن جماعت احمدیہ فرانس کے مشن میں کبھی نہیں گیا تھا۔ ایک دن میں نے مشن ہاؤس جانے کا سوچا۔ مشن ہاؤس میں فرانس میں موجود عرب ڈیسک کے انچارج سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' پڑھنے کے لئے دی۔ جب انہوں نے اس کتاب کو پڑھ لیا تو اُس کے کچھ دنوں کے بعد وہاں کے عرب ڈیسک کے انچارج کا ان کو دوبارہ فون آیا کہ ساری چیزیں پڑھنے اور دیکھنے کے بعد پھر آپ نے ابھی تک بیعت کیوں نہیں کی؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے ہیں۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۷ر جنوری ۲۰۱۴ء)

✡ پھر نشانات کو دیکھ کر بیعتیں ہیں۔ کبابیر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قُصی (Qusai) صاحب اپنے دوست کے ساتھ ایک دن کہیں جا رہے تھے۔ اس دن موسم گرم تھا اور گرمی کی شدت سے دونوں کے جسم سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ قُصی صاحب نے میرا نام لیا اور اپنے دل میں کہا کہ یا الٰہی! اگر واقعی یہ خلیفہ جو جماعت احمدیہ کا ہے، یہ سچا ہے تو ہمارے لئے ٹھنڈی ہوا بھیج اور نشانی ظاہر کر دے۔ تو کہتے ہیں کہ اچانک قُصی صاحب کے اوپر ٹھنڈی ہوا پڑی اور اُن کے ماتھے کا پسینہ سوکھ گیا۔ قُصی صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیا ٹھنڈی ہوا آئی ہے۔ دوست نے کہا کون سی ہوا؟ کس کی بات کر رہے ہو؟ تو قُصی صاحب نے کہا کہ ابھی جو ہوا آئی ہے، دیکھو میرے ماتھے پر اب کوئی پسینہ نہیں ہے۔

دوست نے کہا کہ لگتا ہے تم پاگل ہو گئے ہو۔ قصی صاحب نے کہا کہ میں نے جو نشان مانگا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۷؍جنوری ۲۰۱۴ء)

پھر ایک عرب ملک سے احمد بکیرہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں مَیں بچپن میں ایک امام مسجد سے قرآنِ کریم حفظ کیا کرتا تھا لیکن جب امام صاحب میں جھوٹ اور نفاق دیکھا تو اُن کے پاس جانا چھوڑ دیا بلکہ مسجد اور نماز بھی چھوڑ دی۔ بعد میں ایک دوست باسل صاحب کی تحریک پر دوبارہ نمازیں شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کا دروازہ کھول دیا۔ ایک رات خواب میں کہا گیا کہ مجھے محلہ کی مسجد میں جانے کی بجائے گھر پر نماز پڑھنی چاہئے۔ ہم بعض دوست مل کر نماز پڑھنے لگے اور نمازوں کی لذت حاصل ہونے لگی۔ پھر جب جماعت سے تعارف ہوا (یعنی جماعت احمدیہ سے) تو اس بارے میں استخارہ کیا۔ ایک بار خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنی کتاب ”مواہب الرحمن“ دی۔ اس کو پڑھنے سے مجھے شرح صدر حاصل ہوا۔ پھر ایک بار کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو ایک وہابی مولوی آپ پر اعتراض کرنے لگا۔ آپ مسکراتے رہے۔ پھر آواز آئی کہ اس مولوی کو دُور کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد یہ مولوی غائب ہو گیا۔ اس کشف کے بعد میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور بیعت کی توفیق ملی۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۲۸؍مارچ ۲۰۱۴ء)

پھر اشرف عبد الفاطر خیال صاحب، یہ مصری ہیں لکھتے ہیں کہ قبولِ احمدیت سے قبل کے عرصے میں بڑی شدت کے ساتھ مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ آخر مسیح کا نزول اور امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔ کہتے ہیں کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں امّت تخلّف کا شکار ہے۔ دنیا کی طاقتور حکومتیں امتِ اسلامیہ اور اس کے اموال و دولت پر ٹوٹی پڑتی ہیں۔ ہر طرف سے مصائب ومشکلات اور ہر جانب سے شکست وہزیمت کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ آپس کے اختلافات کا شگاف اس قدر گہرا ہو گیا ہے کہ اتفاق واتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ مسلمانوں کے اخلاق تباہ ہو چکے ہیں۔ شر اور نفاق کا دَور دورہ ہے۔ دوسری طرف بعض مسلمان ابھی تک دین سے بے خبر اپنے نسب اور قوم پر فخر کرنے کو ہی سب کچھ سمجھ رہے ہیں۔ مجھے مسلمانوں کا اسلام کے ساتھ کوئی جوڑ دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نہ جانے وہ کیسی نمازیں ہیں جو مسجد سے نکلتے ہی اُنہیں لڑائی جھگڑے، چوری چکاری اور دیگر فحشاء ومنکر سے نہیں روکتیں بلکہ مسجدوں کے اندر بھی ایسے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ سب مصائب کے پہاڑ بھی مسیح کے نزول کے لئے کافی دلیل نہیں تو پھر اس سے زیادہ کی کیا توقع کی جائے تا مسیح نازل ہوں اور امام مہدی کا ظہور ہو اور ہم ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں۔ اگر اب بھی مسیح نے نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے؟ اور کس نے اسلام کا دفاع کر کے اس کا غلبہ کل ادیان پر ثابت کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ ۲۰۰۷ء میں میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ NileSat پر ایک چینل ایسا کھلا ہے جو عیسائیوں کے ساتھ لائیو بات چیت کے پروگرام پیش کرتا ہے اور ان کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ چنانچہ اس دوست کے ذریعہ میرا ایم ٹی اے سے تعارف ہو گیا اور پھر میں اُس کا ہی ہو کر رہ گیا۔ کہتے ہیں سات ماہ تک ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہی لوگ سچے ہیں۔ پھر مختلف پروگراموں کے دوران مختلف کالرز کے ساتھ ان کے اخلاق اور محبت ورحمت کا سلوک اور سچائی کا پاس دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور جماعت کے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور دل سے مطمئن ہو کر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یقیناً اگر دلیل ہو تو دل میں تبھی نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر دلیل نہ ہو تو پھر ان نام نہاد علماء کی طرح ہی سوائے گالم گلوچ کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور آپ کا فصیح وبلیغ اور معجزانہ عربی کلام پڑھا تو اس بات کی گواہی دینے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کلام کسی شاعر کا نہیں۔ نہ اس

میں کوئی جھوٹ ہے، نہ دھوکہ ہے بلکہ یہ سچا اور واضح بیان ہے۔ کہتے ہیں باوجود اس کے کہ میں نے بیعت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے یہی کہا تھا کہ مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہی، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے ایک محبت بھرا رؤیا دکھا کر میری روح کی گہرائیوں تک صداقتِ احمدیت کو راسخ کر دیا جس سے مستقبل میں مجھے بہت بڑی بڑی مشکلات کو برداشت کرنے کا حوصلہ ملا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اپنے دو دوستوں کے ساتھ جو اُن کے ساتھ تھے اور ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے بلکہ تعارف بھی کروایا تھا، ان دو ساتھیوں کے ساتھ درمیان میں کھڑا ہوں جبکہ ہمارے سامنے ایک ڈبہ خوشنما کاغذ اور رِبن میں لپٹا ہوا ہے، جیسے کسی کی طرف سے میرے لئے تحفہ کے طور پر بھیجا گیا ہو۔ میں ابھی اُس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس ڈبے کا ربن خود بخود کھلنا شروع ہو گیا۔ پھر یہ ڈبہ کھلا اور اس میں سے ایک سفید کاغذ نکلا جس پر جلی حروف میں یہ عبارت لکھی تھی کہ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ اثْبُتْ وَاسْتَمِرّ۔ یعنی تم حق پر ہو۔ اس پر ثابت قدمی اختیار کرو اور اسی نہج پر اپنا سفر جاری رکھو۔ کہتے ہیں مَیں یہ پڑھتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ دیکھا تم نے! میں نے نہیں کہا تھا کہ میں تمہیں حق کی طرف ہی بلاتا ہوں اور میں حق پر ہوں۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۳ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۲۸؍مارچ ۲۰۱۴ء)

✪ تیونس سے ایک صاحبہ منیہ صاحبہ ہیں وہ لکھتی ہیں کہ مجھے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ مَیں نے قرآن کریم اور کئی دوسری اسلامی کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن کئی باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء:۱۵۸) اسی طرح وفاتِ مسیح کے متعلق دوسری آیات ہمیشہ میری توجہ کا مرکز رہیں کہ کیا مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا زندہ آسمان پر ہیں؟ پھر ریاض الصالحین میں دجّال کے اوصاف پڑھے اور خیال آیا کہ خیرِ اُمّت میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص کیسے بھجوا سکتا ہے؟ خیال آتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟ ان خیالات سے پریشان ہو جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتی تھی۔ اچانک ایک روز چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جو دوسرے تمام دینی چینلز سے مختلف تھا۔ اس پر ایک پادری کے ساتھ وفاتِ مسیح پر بحث چل رہی تھی۔ دوسرے چینلز کے برعکس میزبان اور شرکاء کی گفتگو بڑی پُروقار تھی۔ اس دوران معلوم ہوا کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور سارے مسائل آہستہ آہستہ سمجھ آتے گئے۔ پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک احمدی نہ ہو جاؤں۔ بالآخر مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئی۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۴ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء)

✪ پھر یمن سے غمدان صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے چین میں جا کے چینی معاشرے میں رہنے کا موقع ملا اور ان کو بہت اچھے لوگ پایا۔ یہ بھی دیکھا کہ بعض عرب ان کے حسنِ معاملہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے اور ان کو برا بھلا بھی کہتے۔ مجھے خیال آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ اپنے تمام حسنِ اخلاق اور حسنِ عمل کے باوجود جہنم میں جائیں اور ہم صرف نام کے مسلمان ہونے پر جنّت کے وارث ٹھہریں؟ اس کے بعد کہتے ہیں، مَیں نے تحقیق کی اور اسلامی کتب پڑھنی شروع کیں۔ یہ تحقیق جاری رہی۔ مختلف اسلامی کتب اور چینلز دیکھے۔ اسی دوران ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس میں بیان ہونے والے دلائل اتنے قوی تھے کہ ان کی قوت اور ہیبت سے میرا جسم کانپ اٹھا۔ ایسا لگا جیسے جسم میں کوئی بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ اس کے بعد مستقل ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کو دیکھتے دیکھتے بے اختیار رونے لگتا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ کیوں روتا ہوں۔ یہ احساس غالب تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے اس چینل کی طرف رہنمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنے لگا۔ ہر بار مجھے اس کا جواب جسم پر کپکپی اور ذہنی اطمینان کی صورت میں ملتا۔ اس سے تسلّی ہو جاتی کہ مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا جن میں میرے اکثر سوالات کا جواب

تھا۔اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں بیعت کر کے جماعت کا حصہ بن گیا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۴ءبحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء)

✿ پھر مصر سے علاء صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں مصری نوجوان ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت سے تعارف ہوا اور فرقہ ناجیہ کا یقین ہو گیا۔میری بیعت قبول کریں۔ کہتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خدا سے رو رو کر استقامت کے لئے کوئی نشان مانگا تو خواب میں خود کو ایک مجلس میں دیکھا جہاں وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ مَیں نے آپ کو دیکھا اور آپ نے مجھے ایک چاندی کی انگوٹھی درمیانی انگلی میں پہنائی جس پر ایک قرآنی آیت درج تھی۔ مَیں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور خواب کو احمدیت اور اسلام کے درمیان واسطہ خیال کیا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۴ءبحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء)

✿ الجزائر کے دوست توفیق احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جوانی میں جب سترہ سال کا تھا تو میں نے ایک بڑی ہی عجیب رؤیا دیکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی عجیب کپڑوں میں دیکھا جو کہ میں نے پہلے نہیں دیکھتے تھے یعنی عرب لباس نہ تھا۔ دوسری عجیب بات جو میرے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربی بولتے تھے مگر اس وقت جو زبان بول رہے تھے مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات آئی گئی ہو گئی۔ وقت کے ساتھ وہ ایک دن ایسے دوست سے ملے جنہوں نے جماعت کا تعارف کروایا اور بعض کتب سلسلہ بھی دیں۔ ایک کتاب پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو بے اختیار یہ کہہ اٹھے کہ خدا کی قسم! یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے ان کو خواب میں دیکھا تھا۔ بعد میں میرے دوست نے بتایا کہ یہ امام مہدی ہیں اور ان کی زبان اردو ہے جس سے مجھے اپنی خواب کی تعبیر سمجھ آگئی اور فوراً بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۴ءبحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۴ء)

✿ پھر تیونس سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ انہیں جماعت کا اور جماعت کے عقائد وفات مسیح اور ختم نبوت کے بارے میں علم ہوا۔ کہتے ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا کہ ابھی بیعت نہیں کروں گا۔ پھر میں نے جمعہ کی رات کو ایک خواب دیکھا کہ میں قرآن کریم پڑھ رہا ہوں۔ اس میں ایک آیت پر رکا اور بہت تعجب سے دیکھا کہ لکھا ہوا تھا۔ اے احمد! میں تیرے ساتھ ہوں۔ احمد کا لفظ فرنچ میں لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۴ءبحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۹؍دسمبر ۲۰۱۴ء)

✿ پھر محمد خالد صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبد القادر جیلانی اور محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ جیسے مختلف اولیائے امت کے بارے میں پڑھا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں کی طرح کلام نہیں کرتے اور اپنے نفس سے نہیں بولتے بلکہ الہام اور کشف کی بنا پر کلام کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی کی روشنی میں جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو فوراً میں نے کہا کہ یہ شخص یقیناً آسمان کی طرف سے مبعوث ہے۔ اور میں نے فوراً بیعت کر لی۔ یہ پھر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق صادق کے لئے فدا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۴ءبحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۹؍دسمبر ۲۰۱۴ء)

✿ پھر مصر سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ پانچ سال قبل ایم ٹی اے العربیۃ جب شروع ہوا تو اتفاق سے مجھے یہ چینل مل گیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی شرح صدر ہو گیا کہ یہ شخص کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پروگرام دیکھنے سے ایمان میں اضافہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کلاس روم میں داخل ہوا ہوں جہاں حضرت امام مہدی اپنے طلباء کو پڑھا رہے ہیں۔ جب میں داخل ہوا تو حضور علیہ السلام نے مجھے گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد میری تسلی ہو گئی۔ لکھتے ہیں کہ بیعت فارم ارسال کرنے میں اس لئے تاخیر ہوئی کہ میرے اندر بہت سی

کمزوریاں اور گناہ اور معاصی پائے جاتے ہیں اور میں ان سے خلاصی پانے کی کوشش بھی کرتا رہا کیونکہ ان کے ساتھ تو شرائط بیعت پر عمل نہیں ہوتا۔ دوسری طرف گھر والوں کے ردّعمل کا بھی خوف تھا۔ اب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیعت قبول فرمائے اور مجھے جماعت کے خادمین میں سے بنائے۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۴ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۹؍ دسمبر ۲۰۱۴ء)

✪ ایک الجیرئین دوست لکھتے ہیں کہ میں ایک مذہبی رجحان رکھنے والے ایک مذہبی فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور بڑا سرگرم رکن تھا۔ اس کی وجہ سے میں دو سال کی سزا بھی کاٹ چکا تھا۔ کہتے ہیں: میں نے مختلف چینلوں کو دیکھتے دیکھتے ایک دن ایم ٹی اے کو دیکھنا شروع کیا اور تمام چینلوں سے مختلف پایا۔ میں نے اس کے بعد تحقیق کرنا شروع کی تو ایک واضح فرق دوسرے مسلمانوں اور احمدیوں میں دیکھا۔ اور ایک بات سب سے نمایاں پائی کہ اس جماعت کا ایک امام ہے اور پوری جماعت کے سر اطاعت میں ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ جماعت خالصۃً دینی کاموں میں مشغول ہے اور سیاست سے بہت دور ہے۔ اسی امام کی دنیا کو ضرورت تھی۔ میں نے صداقت کو پالیا اور مئی ۲۰۱۴ء میں بیعت کر لی ہے۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۴ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۹؍ دسمبر ۲۰۱۴ء)

✪ پھر فلسطین کے ہمارے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ خامس کو خواب میں اسی لباس میں دیکھا جس میں وہ ایم ٹی اے پر نظر آتے ہیں۔ میں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ اپنی طرف کھینچا وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے آپ کی محبت ہے جس کے نتیجہ میں مَیں نے بیعت کا فیصلہ کیا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس خلیفہ کو تو مَیں پہلے سے جانتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔ تو گویا کہ جب وہ بیعت کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو یہ ثبوت دے رہا ہے کہ احمدیوں کے پاس ہی اب اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور عملی نمونے ہیں۔ اگر ہمارے عملی نمونے نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جن کے ایمان میں وہ ترقی دے گا ان کو پھر آگے لے آئے گا اور پرانے پھر پیچھے چلے جائیں گے۔ (مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۴ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۰؍ اکتوبر ۲۰۱۴ء)

✪ پھر یمن کے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ شیعہ عالم کی مسیح کی بابت ایک ٹی وی چینل پر گفتگو سنی۔ اس سے قبل یمنی علماء سے نزول مسیح کی بابت بات ہوتی رہتی تھی۔ جب مَیں امام الزمان کی شناخت کی بابت دعا کرتا تھا تو اس دوران وہ کہتے ہیں کہ کئی دفعہ انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے اہل خانہ اور ہمسایوں کو امام الزمان کے آچکنے کی خبر دیتا تو وہ میرا مذاق اڑاتے۔ مَیں دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیوں سے ملا دے۔ آخر اپریل ۲۰۱۳ء کو ایک رات میں اسی ہنسی ٹھٹھے کی وجہ سے دکھی ہو کر سویا ہوا تھا کہ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ویسا ہی لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو ایم ٹی اے پر دکھائی دیتا ہے مگر وہ سفید تھا۔ آپ ایک سرسبز علاقے میں سے گزر رہے تھے۔ آپ کے پیچھے بے شمار لوگ سفید کپڑے پہنے اور جھنڈا اٹھائے چلے جا رہے تھے جن پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا اور اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں اس رؤیا کے تین ماہ کے بعد میرے بھائی نے مجھے خبر دی کہ احمدیوں کی طرف سے ہمارے مکرم شبوطی صاحب وہاں ہیں انہوں نے رابطہ کیا ہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔ پھر یہ کہتے ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ثبات قدم سے نوازے اور یقین و معرفت میں ترقی عطا فرمائے۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے۔ پھر انہیں یقین و معرفت میں ترقی کی فکر ہے تاکہ عملی نمونے قائم کر سکیں۔ اپنے علم میں بھی بڑھ سکیں۔ اپنی روحانیت میں بھی بڑھ سکیں۔ (مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۴ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۰؍ اکتوبر ۲۰۱۴ء)

✪ تیونس سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میری رہنمائی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی طرف خود فرمائی۔ کہتی ہیں مَیں ایک دینی مسئلے کے حل کے لئے مختلف مذہبی چینل دیکھ رہی تھی کہ ایم ٹی اے مل گیا اور باقاعدگی سے دیکھنے لگی۔ پھر میں نے آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا۔ وہ مجھے لکھ رہی ہیں کہ آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا اور میرا دل مطمئن ہو گیا۔ ایک

دن میرے داماد آئے اور کہنے لگے کہ ایم ٹی اے دیکھا کریں۔ مَیں نے کہا کہ میں تو پہلے ہی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں۔ جب صدر جماعت تیونس ہمیں ملنے آئے تو میں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد اپنے میاں کو تبلیغ کی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۵ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۵؍فروری ۲۰۱۶)

✧ پھر دمشق سے ایک صاحب لکھتے ہیں مجھے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی کا علم تھا اور میں مختلف مجالس علم میں گیا مگر سب میں بھٹکتا ہی رہا اور ہلاکت کی طرف ہی بڑھتا رہا۔ آخر کار ایک دوست سے ایم ٹی اے کا علم ہوا اور احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ جس روز ان احمدی دوستوں نے میرے گھر آنا تھا اس روز میرے آٹھ سالہ بیٹے نے خواب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا جو اسے نہایت خوبصورت باغ کا دروازہ کھول کر کہہ رہے ہیں کہ آؤ تم اور تمہارے والد اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس واضح پیغام کے بعد مَیں بیعت کر کے خلافت حقہ سے وابستہ ہونا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ یہ لکھ رہے ہیں۔ (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۵ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۵؍فروری ۲۰۱۶)

✧ ایک صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ میرا تعارف جماعت سے کئی سال سے ہے لیکن بیعت کی توفیق مجھے چار ماہ قبل ملی۔ آپ سے بے پناہ محبت ہے اور جب بھی ایم ٹی اے پر آپ کو دیکھتا ہوں تو فوراً جذباتی ہو جاتا ہوں۔ مجھے اس عظیم محبت کا راز معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ کہتے ہیں صرف ایک سال قبل جماعت کے بارے میں غلط خیالات کی وجہ سے مَیں آپ کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ بیعت سے پہلے جتنی نفرت تھی خدا تعالیٰ نے سب محبت میں بدل دی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۵ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۵؍فروری ۲۰۱۶)

✧ مصر کے ایک صاحب ہیں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ویب سائٹ پر جماعت میں شمولیت کی خواہش کا پیغام بھیجا تو چند روز کے بعد جماعت احمدیہ مصر کے ایک دوست نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر جب ہماری ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی۔ یہ کتاب غیر معمولی تصنیف ہے۔ ایسے روحانی خیالات کو پڑھ کر روح وجد میں آگئی اور یقین ہو گیا کہ اس کتاب کا مؤلف خدا کا فرستادہ ہے۔ چنانچہ میں نے اس احمدی دوست کو فون کر کے بیعت کا اظہار کیا۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹؍مارچ ۲۰۱۷)

✧ مصر کے ایک اسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ان کا احمدیت سے تعارف ایک مصری احمدی کے ذریعہ ہوا اور پھر تحقیق کے بعد جب حق شناسی کی توفیق ملی تو انشراح صدر کی نعمت کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز میں یہی دعا کرتے ہوئے سو یا کہ خدایا امام مہدی ہونے کا یہ دعویدار مجھے تو سچا لگتا ہے لیکن اصل حقیقت سے تو تُو ہی واقف ہے اس لئے تُو مجھے اس کی حقیقت سے آگاہ فرما دے۔ کچھ دیر کے بعد کہتے ہیں ایک مہیب آواز کو سن کر میں بیدار ہو گیا جو حضرت امام مہدی کے بارے میں کہہ رہی تھی۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ وہ مقتدر بادشاہ کے حضور سچائی کی مسند پر ہے۔ کہتے ہیں مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس آواز کو سن کر جاگا تو کانپ رہا تھا۔ میری آنکھوں میں آنسو اور میری زبان پر مذکورہ الفاظ جاری تھے جو میری اہلیہ نے بھی سنے اور وہ بھی اس کی گواہ بن گئی اور بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹؍مارچ ۲۰۱۷)

✧ ایک صاحبہ ہیں ان کا تعلق سیریا سے ہے وہ کہتی ہیں میں نے قبول احمدیت سے پہلے ایک رؤیا دیکھا تھا جو مجھے یاد رہا۔ میں نے رؤیا میں چمکیلے سرخ رنگ کی ایک کشتی دیکھی جس میں لوگ لہو ولعب میں مصروف تھے میں نے دیکھا یہ کشتی آہستہ آہستہ پانی میں غرق ہو رہی تھی جبکہ اس کے سوار بے خبر تھے۔ ایسے میں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جس نے عمامہ اور کوٹ پہنا ہوا تھا اس نے مجھے کہا کہ اگر اب بھی تم نہ سمجھی تو آگ میں ڈالی جاؤ گی۔ کہتی ہیں کہ میں نے متعدد بار اس سے پوچھا کہ مجھے کیا سمجھنا چاہئے لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے اس رؤیا کی کوئی سمجھ نہ آئی۔ ایک روز میری ایک بہن نے فون کر کے مجھے MTA دیکھنے کو کہا۔ میں نے پہلے تو انکار کیا لیکن بہن کے اصرار پر میں نے ایم ٹی اے لگا لیا۔ پھر یوں ہوا کہ میں یہ چینل دیکھتی اور اپنی

بہن کے ساتھ اس پر پیش کئے گئے مختلف خیالات کے بارے میں بحث کرتی۔ بہر حال ایم ٹی اے مجھے پسند آیا لیکن میں اسے اپنے خاوند سے چھپ کر دیکھتی تھی اسلئے نہایت محدود وقت کیلئے بعض مخصوص پروگرام ہی دیکھ سکتی تھی۔ یہ پروگرام دیکھنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرا دل نرم ہونا شروع ہو گیا ہے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ تقدیر نے میرے لئے بہت بڑا سرپرائز چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ ایک روز میری بہن نے مجھے فون کر کے ایم ٹی اے پر ایک خاص پروگرام دیکھنے کے لئے کہا۔ میں نے جونہی ٹی وی آن کر کے ایم ٹی اے لگایا تو سکرین پر ایک تصویر دیکھ کر مجھے جھرجھری سی آگئی۔ دل کی دھڑکن تیز ہوگئی اور میں شدت جذبات سے کانپنے لگی کیونکہ یہ اسی شخص کی تصویر تھی جسے میں نے پانچ سال پہلے خواب میں دیکھا تھا اور اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر اب بھی تم نہ سمجھی تو آگ میں ڈالی جاؤ گی۔ وفات مسیح اور امام مہدی کے ظہور جیسے موضوعات تو میں سن چکی تھی لہٰذا تصویر دیکھتے ہی حضور علیہ السلام کی صداقت میرے دل میں راسخ ہو گئی اور بعد میں اپنے خاوند کی سخت مخالفت کے باوجود انہوں نے بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹/مارچ ۲۰۱۷)

۞ اردن کے ایک احمد صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ان کا جماعت سے تعارف ہوا اور اس پر پیش کئے جانے والے مفاہیم کو سن کر دلی طور پر مطمئن ہو کر انہوں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی۔ اس دعا کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان دے رہا ہے۔ اس نے اذان مکمل کرنے کے بعد کچھ اس طرح کہا کہ حَیَّ عَلَی الْاَحْمَدِیَّۃ۔ حَیَّ عَلَی الْاَحْمَدِیَّۃ۔ یعنی احمدیت کی طرف آؤ۔ احمدیت کی طرف آؤ۔ موؤذن نے رؤیا میں اور بھی جملے کہے لیکن مجھے صرف یہی یاد رہے۔ عجیب بات ہے کہ جب میں جاگا تو محلے کی مسجد میں موؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا۔ اس واضح رؤیا کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اپنے بیٹوں اور دیگر اہل خانہ کے ساتھ میں نے بیعت کی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹/مارچ ۲۰۱۷)

۞ الجزائر کے ایک شخص ہیں۔ کہتے ہیں میرے بیوی بچوں نے مجھ سے ایک سال قبل بیعت کی تھی اور میں نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ مَیں بھی ایم ٹی اے العربیۃ دیکھتا تھا۔ میری اہلیہ نے بیعت کے بعد کمپیوٹر کی بیک گراؤنڈ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگا دی اس طرح میں جب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تو حضور کی تصویر دیکھتا۔ روزانہ انٹرنیٹ پر ایک مشہور مصری شیخ کا پروگرام سننا میرا معمول تھا۔ ایک دن اس کا خطاب سن رہا تھا کہ نیند کے غلبہ سے سو گیا اور خواب میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ چھڑی سے میری ٹانگ کو ضرب لگا رہے ہیں اور میری اہلیہ اور بچے حضور کے پیچھے کھڑے ہیں۔ پھر میرے بچے آگے آئے اور آپ کے ہاتھ کو دبایا کہ حضور بس کریں۔ حضور نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔ میں جاگ گیا۔ میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے انٹرنیٹ کھولا تا شیخ صاحب کا خطاب سنوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ صاحب امام مہدی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس پر یقین ہو گیا کہ میں نے خواب میں واقعۃً امام مہدی کو ہی دیکھا تھا اور پھر بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹/مارچ ۲۰۱۷)

۞ اردن سے زید صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس ایک بھائی مکرم ابو قاسم صاحب کو بھیجا جس نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے کشتی نوح میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں خاکسار نے بیعت کے شروع میں رؤیا دیکھا کہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں لوگ پانی میں ڈوب رہے ہیں اور ان صاحب نے ہاتھ بڑھا کر مجھے پانی سے نکال لیا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا۔ پھر آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں جماعت اردن سے محبت رکھتا ہوں۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ میں راہ راست پر ہوں۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۶ بحوالہ اخبار بدر ۹/مارچ ۲۰۱۷)

۞۞۞

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

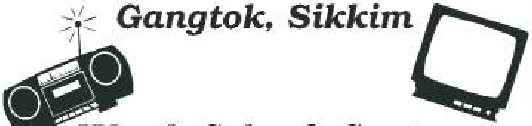

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

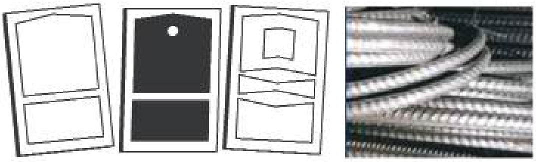

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near
Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (البقرة:255)

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

بنیادی مسائل کے جوابات

(قسط نمبر 49)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

تصحیح: ماہِ مئی 2024ء کے شمارہ میں بنیادی مسائل کی 48 ویں قسط شامل کی گئی تھی لیکن سہواً قسط نمبر 49 لکھا گیا تھا۔ قارئین مشکوٰۃ اسکی تصحیح فرمالیں۔

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: تیونس سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ قرآن کریم اور بائبل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی آنحضور ﷺ کی طرح حجاز کے علاقہ مکہ اور مدینہ میں ہی بعثت ہوئی تھی۔ اس بارے میں حضور کا کیا ارشاد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۴؍ نومبر ۲۰۲۱ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ نے اپنے موقف کے حق میں قرآن کریم کی بعض آیات سے جو استدلال کرنے کی کوشش کی ہے وہ آپ کی ذوقی باتیں ہیں اور ان کا تاریخ سے اس طرح ثبوت نہیں ملتا۔ نیز آپ نے بعض تاریخی واقعات کو آپس میں ملا جلا دیا ہے۔

وادی کے لفظ سے آپ کو کنفیوژن پیدا ہوئی ہے اور آپ نے اس سے مراد صرف مکہ اور حدیبیہ کی وادی ہی لیا ہے اور سورۃ القصص میں مذکور مِنۡ شَاطِئِ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ میں بھی آپ کے نزدیک مکہ کی وادی ہی مراد ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں یہ لفظ کئی اور مقامات کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ اور سورۃ القصص کی آیت مِنۡ شَاطِئِ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ میں مذکور مقام کا تعلق حضرت موسیٰ کے اُس واقعہ سے ہے جب آپ اپنے سسر سے کیے گئے معاہدہ کی تکمیل کے بعد اپنے اہل کے ساتھ مدین سے کسی دوسری جگہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے ہمکلام ہو کر آپ کو رسالت کے مقام پر فائز فرمایا اور آپ کو فرعون کی طرف مصر جانے کا حکم دیا۔

پھر صلح حدیبیہ کے واقعہ سے آپ نے جو استدلال کیا ہے، وہ بھی درست نہیں کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تو حضور ﷺ مکہ میں داخل ہی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ کفار مکہ سے ہونے والے معاہدہ کے مطابق حضور ﷺ حدیبیہ سے ہی واپس مدینہ آ گئے تھے۔ اور حسب معاہدہ اس سے اگلے سال آپ ﷺ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اس سفر میں فتح مکہ کی بنیاد پڑ گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے بعد واپسی کے سفر میں حضور ﷺ کو سورۃ الفتح کے نزول کے ساتھ مکہ کی فتح کی بشارت عطا فرمائی تھی اور صلح حدیبیہ کو فتح مبین بھی قرار دیا تھا۔

پھر وادیٔ کنعان اور وادیٔ مکہ ایک کیسے ہو سکتی ہیں؟ یہ ٹھیک ہے کہ وادی کنعان کو بھی قرآن کریم نے ارض مقدسہ ہی کہا ہے۔ لیکن یہاں تو حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر اس قوم کو چالیس سال تک اس ارض مقدسہ سے محروم کر دیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے متبعین کی نافرمانی کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے۔ لیکن اس کے

مقابلہ پر ہمارے آقاو مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف بخار اور دیگر وبائی بیماریوں والی بستی یثرب کو مدینۃ الرسول کے نام سے نئے نظم و نسق کے ساتھ آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی برکت سے اس کی بخار اور وبائی بیماریوں والی مسموم فضا کو خوش گوار آب و ہوا میں تبدیل فرمادیا۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دس ہزار جاں نثار اور نہایت فرمانبردار قدسیوں کے جلو میں ایک عظیم فاتح کے طور پر مکہ کی ارض مقدس میں داخل فرمایا۔ پس ان غیر معمولی برکات و فیوض الٰہیہ سے معمور ارض مقدسہ المکۃ المکرمہ کا کنعان کی بستی سے کیا موازنہ ہو سکتا ہے۔ اور ہم ان دونوں مقامات کو ایک کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

آپ نے اپنے خط میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے وادیٔ کنعان میں داخل ہونے سے انکار کرنے اور صحابۂ رسول ﷺ کے حضور کی خدمت میں عرض کرنے کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کے لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں گے، کے واقعہ کو صلح حدیبیہ کے موقع کا لکھا ہے جبکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے۔

پس جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ یہ سب آپ کی ذوقی باتیں ہیں، جن میں سے اکثر کی تاریخی لحاظ سے کوئی مطابقت نہیں ٹھہرتی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر اور تشریح نہیں کرنی چاہیے جو خود قرآنی تعلیم، قرآن کریم میں بیان تاریخی شواہد، سنت رسول ﷺ اور احادیث نبویہؐ میں بیان تعلیمات کے خلاف ہو۔

سوال: پاکستان سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا ہے؟ نیز یہ کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث سے پتا چلتا ہے کہ جتنا وقت سورۃ البقرہ کی تلاوت میں لگتا ہے اتنا وقت اذان اور اقامت کے درمیان ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۲۰۲۱ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: میرے علم میں تو صحیح بخاری کی کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے جتنا وقت سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے میں لگتا ہے۔ آپ نے بخاری کی جس حدیث کا ذکر کیا ہے وہ مجھے پہلے بھجوائیں پھر اس بارے میں کوئی وضاحت کی جا سکتی ہے۔

باقی ہم یہاں مسجد مبارک میں طلوع صبح صادق (اذان فجر) سے نماز تک موسم کے اعتبار سے مختلف وقتوں میں ۲۵ سے ۴۰ منٹ تک کا وقفہ رکھتے ہیں۔ اور فجر کی اذان کا وقت عموماً طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ بیس منٹ سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔ اور ساری دنیا کے معتدل علاقوں میں عموماً یہی اصول چلتا ہے۔

اِس زمانہ میں سائنس کی ترقی اور جدید آلات کی ایجاد کی وجہ سے طلوع فجر، زوال آفتاب اور طلوع و غروب آفتاب کے بالکل معین اوقات کا علم ہو جاتا ہے جو پرانے زمانہ میں ممکن نہیں تھا۔

اسلام نے نمازوں کے لیے صرف ایک معین وقت کا hard and fast اصول مقرر نہیں فرمایا بلکہ اپنے متبعین کی سہولت کے لیے تمام نمازوں کے لیے ایک دورانیہ مقرر فرمادیا کہ فلاں سے فلاں وقت تک یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ تاکہ لوگ اپنی سہولت کے مطابق ان اوقات کے دوران نماز باجماعت کے وقت مقرر کر سکیں۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نماز کا ایک اوّل وقت ہے اور ایک آخری وقت۔ ظہر کی نماز کا اوّل وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت شروع ہو جائے۔ اور عصر کا اوّل وقت جب یہ وقت شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب پر ہے اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا ہے۔ اور عشاء کا اوّل وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہے اور آخری وقت سورج کا طلوع ہونا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ) اسی طرح سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپؐ سے نمازوں کا وقت دریافت کیا۔ حضور ﷺ نے اسے فرمایا کہ تم دو دن ہمارے

پاس رہو۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا اور انہوں نے طلوع فجر کے ساتھ تکبیر کہی اور حضور ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپؐ نے حضرت بلال کو تکبیر کہنے کا حکم دیا اور پھر آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر ان کو اس وقت حکم دیا جس وقت سورج سفید تھا اور عصر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر سورج غروب ہونے پر انہیں حکم دیا اور نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر جس وقت شفق غروب ہو گیا ان کو حکم دیا اور نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر دوسرے دن ان کو حکم دیا اور نماز فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نماز ظہر خوب ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ پھر آپؐ نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ سورج کی سفیدی موجود تھی لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی۔ پھر شفق غروب ہونے سے قبل نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو آپؐ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے نماز عشاء کی تکبیر کہی اور آپؐ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے نمازوں کا وقت دریافت کرنے والے کے بارے میں پوچھا اور اسے فرمایا کہ تمہاری نمازوں کے وقت ان وقتوں کے درمیان کے ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ (سنن نسائی کتاب المواقیت باب اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ)

نماز فجر کے وقت کے بارے میں احادیث صحیحہ سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ عموماً طلوع فجر کے اتنے وقت بعد فجر کی نماز پڑھاتے تھے جس وقت میں ایک انسان پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔ اور پھر حضور ﷺ نماز فجر میں عموماً ساٹھ سے سو آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ابھی اتنا اندھیرا ہوتا تھا کہ قریب موجود انسان تو پہچانا جاتا تھا لیکن دور کا انسان نہیں پہچانا جاتا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب وقت العصر۔ باب وَقْتِ الْفَجْرِ)

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ نطفہ میں جو Lactobacillus نامی بیکٹیریا پایا جاتا ہے، جو ایک قسم کی بجلی یا روشنی بھی پیدا کر سکتا ہے تو کیا یہی وہ بجلی یا روشنی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی پیدائش کے سلسلہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرمایا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۲۰۲۱ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ کی بات اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ Lactobacillus نامی بیکٹیریا نطفہ میں موجود ہوتے ہیں، جو Contaminant کے طور پر نطفہ میں پائے جاتے ہیں، ان میں سے بعض میں بہت چھوٹے پیمانہ پر بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بیکٹیریا تو بہت سی اور چیزوں مثلاً دہی، وٹامنز، Herbs وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جسم میں بہت سے اور بیکٹیریا بھی ہیں جن میں کسی حد تک بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے جیسا کہ Probiotic microorganisms نامی پیٹ کے بیکٹیریا جو کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ بجلی بھی الیکٹرون کی Movement سے پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ ایک مادی چیز ہے۔

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی پیدائش میں روح کے نمودار ہونے کا جہاں ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسانی تعلق کا مقصد اور فلسفہ بیان فرمایا ہے وہاں دراصل اس فطرت کو بیان فرمایا ہے جو انسانی جبلت میں مضمر ہوتی ہے اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا۔ (الروم:۳۱) یعنی یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا، کے الفاظ میں اور آنحضور ﷺ نے مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ) یعنی ہر بچہ فطرت صحیحہ پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، کے الفاظ میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح بیٹے میں باپ اور ماں کا کچھ کچھ حلیہ اور خوبو پائی جاتی ہے اسی طرح روحیں جو خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہیں اپنے صانع کی سیرت وخصلت سے اجمالی طور پر کچھ حصہ رکھتی ہیں اگرچہ مخلوقیت کی ظلمت وغفلت غالب ہو جانے کی وجہ سے بعض نفوس میں وہ رنگ الٰہی کچھ پھیکا سا ہو جاتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ

ہر یک روح کسی قدر وہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے اور پھر بعض نفوس میں وہ رنگ بد استعمالی کی وجہ سے بدنما معلوم ہوتا ہے مگر یہ اس رنگ کا قصور نہیں بلکہ طریقہ استعمال کا قصور ہے۔

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۶۸،۱۶۹)

روح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: روح ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اوّل مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور ابتداءً اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔ بے شک وہ آسمانی خدا کے ارادہ سے اور اس کے اذن اور اس کی مشیت سے ایک مجہول الکنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جز ہے جیسا کہ جسم جسم کی جز ہوتا ہے مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشا نہیں ہے کہ روح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضا سے زمین پر گرتی ہے اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے۔ بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو قانون قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳) روح اور جسم کا تعلق بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ اس سے زیادہ اس تعلق کے ثبوت پر یہ دلیل ہے کہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشو و نما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱) حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: خدا نے آدم میں اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اپنی روح پھونک کر اس کی فطرت کو اپنے ساتھ ایک تعلق قائم کر دیا۔ سو یہ اس لئے کیا گیا کہ تا انسان کو فطرتاً خدا سے ایک تعلق پیدا ہو جاوے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۵، مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۸)

انسان میں روحانی اور جسمانی طور پر روح کے ڈالے جانے کی بابت حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب ہم ایک پیدائش کو طیار کر چکے تو بعد اس کے ہم نے ایک اور پیدائش سے انسان کو پیدا کیا۔ اَور کے لفظ سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ وہ ایسی فوق الفہم پیدائش ہے جس کا سمجھنا انسان کی عقل سے بالاتر ہے اور اُس کے فہم سے بہت دور یعنی روح جو قالب کی طیاری کے بعد جسم میں ڈالی جاتی ہے وہ ہم نے انسان میں روحانی اور جسمانی دونوں طور پر ڈال دی جو مجہول الکنہ ہے اور جس کی نسبت تمام فلسفی اور اس مادی دنیا کے تمام مقلد حیران ہیں کہ وہ کیا چیز ہے… پس اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے کہ ''روح'' بھی خدا کی پیدائش ہے مگر دنیا کے فہم سے بالاتر ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ روح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصل میں روح وہ چیز ہے جس کے ذریعہ کسی کو حیات ممتاز ملے۔ پس وہ روح جو حیوان کو باقی چیزوں سے ممتاز کر رہی ہے۔ اور وہ روح جس کے ساتھ انسان باقی حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے ان دونوں پر لفظ روح کا اطلاق ہوتا ہے۔ یا وہ روح جو انسان کو باخدا بنا دیتی ہے۔ پس کلام الٰہی بھی ایک رُوح ہے جو انسان کو نئی زندگی بخشتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۷۲)

پس ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی اور روحانی پیدائش کے وقت انسانی قالب کی تیاری پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی روح بالکل الگ چیز ہے اور مختلف بیکٹیریا میں پائی جانے والی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بالکل اور چیز ہے۔

سوال: عید الاضحیہ کی قربانی کتنے دنوں تک ہو سکتی ہے؟ اس سوال کے بارے میں دار الافتاء سے جاری ہونے والے ایک فتویٰ کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۱؍ مارچ ۲۰۲۲ء میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: عیدالاضحیہ کی قربانی کتنے دنوں تک ہوسکتی ہے، اس بارے میں تو آپ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور میرا بھی یہی موقف ہے کہ عام حالات میں قربانی تین دن تک ہی ہوسکتی ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو تو اس کے بعد بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

باقی مجھے تو آپ کے اُس استدلال پر اعتراض تھا جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کیا تھا۔ میرے نزدیک تو اس ارشاد میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بیان فرمارہے ہیں کہ قربانی تین دنوں تک ہی ہوسکتی ہے اور حضور کا یہ ارشاد عمومی حالات کے لیے ہے۔

(نوٹ از مرتب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مذکورہ بالا مکتوب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جس ارشاد کا ذکر فرمایا ہے، وہ درج ذیل ہے:

”آنحضرت ﷺ کا طریق یہ تھا کہ عید کا خطبہ زیادہ لمبا نہیں کیا کرتے تھے اور اس کے بعد جلد قربانی کے لئے گھر روانہ ہوجایا کرتے تھے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ آپؐ اس وقت تک روزہ رکھتے تھے جب تک خود اپنی قربانی کے گوشت سے وہ روزہ نہ کھولیں اور اس سنت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ دستور بنالیا ہے کہ عید کے دن ضرور روزہ رکھتے ہیں اور جب تک فارغ نہ ہوں وہ کچھ نہیں کھاتے لیکن مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ کچھ پہلے کھانا حرام ہوجاتا ہے مگر سنت کا مضمون یہ ہے کہ جس نے قربانی کرنی ہو، جس دن قربانی کرنی ہو، اس دن وہ قربانی کے گوشت کے حاصل ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ قربانی تو تین دن چلتی ہے۔ تو اگر یہ غلط مضمون سمجھا گیا تو اس کا مطلب یہ بنے گا کہ بعض لوگ جنہوں نے چوتھے دن قربانی کرنی ہے وہ چار دن بھوکے رہیں“۔ (خطبات طاہر (عیدین) صفحہ ۶۵۵، خطبہ عیدالاضحیہ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۹ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۲۵ فروری ۲۰۲۳)

❀❀❀

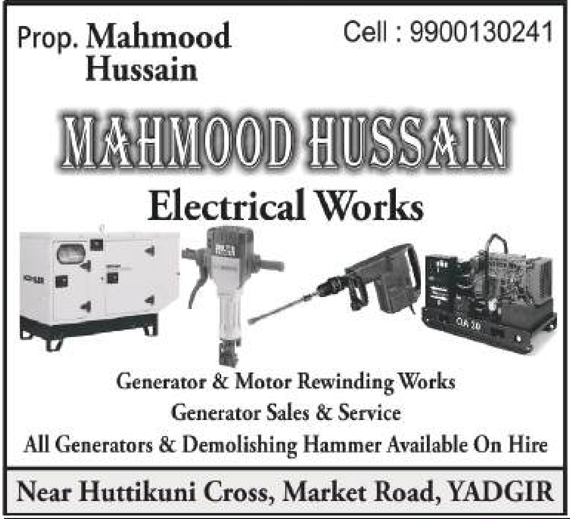

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جعَلَ فِيْهَا زَوْ جَيْنِ اثْنَيْنِ
Kh. Zahoor Ahmad
9906536510
Prop. : Dar Shuaib :
9906566218 / 6005065009
ZAHOOR FRUIT COMPANY
FRUIT COMMISSION AGENTS & ORDER SUPPLIERS
Shop. No. : 220
Fud No. : D-10
ZFC
FRUIT & VEGETABLE MARKET KULGAM-192231(KMR.)
shoaibahmad54@gmail.com

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)
"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے
بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے
کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب
کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

فتاویٰ مصلح موعودؓ

لڑکی کی شادی پر دعوت کرنا بدعت ہے

الفضل میں کچھ عرصہ سے شادی کی تقریبوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ ہوتے ہیں کہ فلاں شخص نے شادی کے موقع پر چائے کی دعوت دی۔ اس قسم کی عبارت پہلے نہیں ہوا کرتی تھی۔ یہ صرف کچھ مدت سے شائع ہونی شروع ہوئی اور شائد کسی بدعت کی بنیاد ڈالی جارہی ہے۔ واقعہ صرف یہ ہے کہ لڑکی والے بعض اپنے دوستوں کو دعا اور خوشی میں شمولیت کے لئے جمع کر لیتے ہیں اور بلاوے میں صرف اتنا لکھتے ہیں کہ ہماری لڑکی کی شادی ہے آپ بھی اس تقریب میں شامل ہوں اور دعا میں حصہ لیں۔ یا اسی قسم کے اور الفاظ ہوتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں چونکہ برات آئی ہوئی ہوتی ہے ان کے اعزاز میں کھانے کی کچھ چیزیں رکھی جاتی ہیں تو یہ مدعو مہمان اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سادہ طور پر کوئی ہلکا ناشتہ اس موقع پر مہمانوں کے پیش کر دینا بری بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسے موقع پر دودھ وغیرہ پیش کیا ہے۔ لیکن اس تقریب کو یہ رنگ دینا کہ وہ ایک باقاعدہ چائے کی دعوت تھی ایک بدعت کا قیام ہے۔ جس کی تردید کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اور میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ الفضل نے سابقہ رویہ کے خلاف اس امر پر کیوں زور دیا کہ اس طور پر ہلکے سے ناشتہ کے پیش کرنے کو جو پہلے ایک ضمنی چیز سمجھی جاتی تھی اب ایک باقاعدہ دعوت کی تقریب کیوں قرار دیا جانے لگا ہے۔

نیز مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ الفضل میں گزشتہ ایام میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ کسی صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی کی تقریب پر قادیان کے دوستوں کو باقاعدہ کھانے کی دعوت دی۔ یہ ایک ناجائز فعل تھا۔ جس نے دعوت دی اس نے بھی غلطی کی۔ جو شامل ہوئے انہوں نے بھی غلطی کی۔ الفضل نے اس خبر کو شائع کر کے ایک غلط امر کی تائید کی اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے کا گناہ کیا۔

حضرت خلیفہ اولؓ اس قسم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے۔ میرے اپنے علم کی رو سے خواہ یہ خلاف شریعت نہ ہو مگر خلاف منشائے شریعت ضرور ہے اور احمدی احباب کو اس قسم کی حرکت سے بچنا چاہئے۔ (الفضل ۹ ستمبر ۱۹۴۲ جلد ۳۰ نمبر ۲۰۹ صفحہ ۱)

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت جہاں تک میں نے غور کیا ہے ایک تکلیف دہ چیز ہے۔ لیکن اگر لڑکی والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے جو نہیں کھلاتا وہ غلطی کرتا ہے تو یہ ضرور بدعت ہے اور اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہئے تو وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں سے ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے لڑکی کو کچھ دیتا ہے یا آنے والے مہمانوں کو کچھ کھلاتا ہے تو یہ ہرگز بدعت نہیں کہلا سکتی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارکہ بیگم کی شادی پر بعض چیزیں اپنے پاس سے روپیہ دے کر آنے والے مہمانوں کے لئے امرتسر سے منگوائیں۔

جو شخص یہ سمجھ کر کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرتا ہے وہ بدعتی ہے لیکن جو شخص اپنے فطری احساس اور جذبہ کے ماتحت آنے والوں کی کچھ خاطر کرتا ہے اسے بدعت نہیں کہا جا سکتا۔

(مصباح ۱۵ مئی ۱۹۳۰ء الازہار لذوات الخمار صفحہ ۲۴۹ ایڈیشن دوم)

لڑکی کے رخصتانہ کے موقع پر دعوت طعام

رخصتانہ کے موقع پر مدعوین کو معمولی طور پر اسراف وفضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے۔ دعوت طعام ناپسندیدہ ہے۔ جماعتی طور پر یہ پابندی لگائی جائے کہ کوئی شخص اس موقع پر اپنی استطاعت کو نظرانداز کر کے کسی طرح سے اسراف نہ کرے۔ فرمایا:۔ درست ہے۔

دستخط مرزا محمود احمد (فیصلہ مجلس افتاء جسے حضور نے منظور فرمایا)

(فائل فیصلہ جات خلیفہ وقت، فیصلہ نمبر 1 - ۲۲/۴/۱۹۵۷)

(ماخوذ از فرمودات مصلح موعود صفحہ ۲۲۴-۲۲۶)

❁❁❁

DIARY DOSE

ایک روز خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ براہینِ احمدیہ میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک پادری ''ڈھیکر'' کا ذکر فرمایا ہے۔ میں نے بہت تلاش کیا ہے مگر اس نام کا کوئی پادری نہیں ملا۔ جس کانفرنس کے حوالہ سے حضورؑ نے اس کا ذکر فرمایا ہے اس کانفرنس کے زمانہ اور مقام کے حوالہ سے تحقیق کی ہے تو معلوم ہوا ہے کہ ایک پادری ''ہیکٹر'' نامی اس وقت موجود بھی تھا اور اس نے وہاں تقریر بھی کی تھی اور یہی بات بیان کی تھی جو حضورؑ نے اس سے منسوب فرمائی ہے۔ میں ابھی اپنی تحقیق کا پلندا پیش کرنے ہی والا تھا کہ حضور نے فرمایا کہ اٹھو اور پیچھے وہ الماری کھولو۔ الماری شیشہ کی نہ تھی کہ اس میں سے کتابیں نظر آرہی ہوں۔ فرمایا ''اس میں براہین احمدیہ کا پہلا ایڈیشن ہے، سب سے پہلے اس میں دیکھو''۔ یعنی ایسے معاملات میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں طبع ہونے والا پہلا ایڈیشن دیکھنا چاہیے۔ سو میں نے کتاب اٹھائی اور تلاش کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچا جہاں اس پادری کا ذکر تھا۔ وہاں بھی ''ڈھیکر'' ہی لکھا تھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ''اب دکھاؤ کیا لائے ہو''۔ اس کے بعد تحقیق پیش کی اور حضور انور نے رہنمائی فرمائی کہ نظارت اشاعت، ایڈیشنل وکالتِ تصنیف اور ریسرچ سیل ربوہ کو لکھ کر بھیج دیا جائے کہ اس کی درستگی کر لیں جو غالباً سہوِ کاتب سے یوں لکھ دیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک موقع پر ایک مخصوص ملک میں آباد ایک مخصوص مذہب کے پیروکاروں کے کسی طرزِ عمل کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ ''اس پر ایک کتاب لکھی گئی تھی۔ میں نے کالج کے زمانہ میں پڑھی تھی۔ لیکن شاید میرے پاس یہاں بھی ہو''۔ یہ فرما کر حضور ایک شیلف کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اٹھ کر وہاں دیکھو، یہ نام ہے، اگر ہوئی تو اسی جگہ پر ہوگی۔ میں نے دیکھنا شروع کیا۔ جلد ہی یہ کتاب مل گئی۔ فرمایا ''لے جاؤ۔ پڑھ کر واپس کر دینا''۔ یہ کتاب خاکسار لے آیا اور پڑھ بھی جلد لی مگر کتاب ابھی واپس نہیں کی تھی کہ ایک روز برادرم عابد وحید خان صاحب کا فون آیا۔ کہنے لگے کہ حضور نے اس کتاب کا ذکر ان سے کیا اور انہیں میرے بارہ میں فرمایا کہ کتاب اس کے پاس ہے، اس سے کہو کہ پڑھ لی ہے تو تم بھی لے کر پڑھ لو یعنی اپنی کتب کے متن، اپنے دفتر میں ان کے محلِ وقوع اور یہاں تک کہ ان کی نقل و حرکت کا بھی حضور کو خوب علم ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ ''راہِ ہُدیٰ'' میں حضرت یحییٰؑ اور قتلِ انبیا کے موضوع پر سوال پوچھا گیا۔ جواب حضور نے بھی سماعت فرمایا اور حضور جواب سے مطمئن نہ تھے۔ ملاقات کے دوران فرمانے لگے کہ اس پر مفصل تحقیق کئی سال پہلے ماہا دبوس صاحبہ نے کی تھی۔ میں تمہیں اس کا مواد دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضور اپنے آس پاس پڑی فائلوں میں یہ مواد تلاش فرمانے لگے۔ جب آس پاس نہیں ملا تو خود اٹھ کر بعض شیلفوں میں دیکھا۔ کچھ شیلفوں میں مجھے دیکھنے کا حکم فرمایا۔ کافی دیر یہ تلاش جاری رہی۔ اِس سارے عمل کے دوران میرے جذبات کا عجیب حال تھا۔ کبھی اپنی خوش نصیبی پر خود ہی رشک آتا کہ حضور کس قدر توجہ اور محبت سے اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔ کبھی یہ دکھ ہوتا کہ حضور اس قدر تکلیف خود اٹھا رہے ہیں۔ کبھی یہ سوچتا، کبھی وہ سوچتا۔ مگر اس روز حضور کے ساتھ حضور کے دفتر کی تقریباً تمام الماریاں دیکھ لیں۔ کتابوں، کاغذوں سے بھری ہوئی الماریاں۔ مگر ہر فائل، ہر کتاب بڑے قرینہ سے پڑی ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ طاق پر رکھ بھولنے والی بات ہو۔ یہ تحقیق جو حضور تلاش فرما رہے تھے اس کے فولڈر کا رنگ تک یاد تھا کیونکہ جب بھی میں نے کسی فولڈر کو نکالا، حضور نے ضرور فرمایا کہ ہاں یہ نکال کر دیکھو یا یہ کہ نہیں یہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کے فولڈر کا رنگ اور ہے اور وہ اس طرح کے فولڈر میں نہیں۔ جب سب الماریاں دیکھی جا چکیں تو فرمایا کہ شاید میرے پاس اوپر لائبریری میں ہو۔

ملاقات اور تلاش تو ختم ہوگئی۔ میں واپس اپنے دفتر بیت الفتوح چلا آیا۔

کھانے کا وقت تھا سو کھانا کھایا۔اس کے بعد چائے کا شوق پورا کیا۔ پھر کچھ کام کیا کچھ وقت ضائع بھی کیا ہو گا۔ اتنے میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون آ گیا کہ حضور نے آپ کے لئے ایک فولڈر دیا ہے آ کر لے جائیں۔ اللہ جزا دے میرے پیارے آقا کو۔ میں تو اٹھ کر چلا آیا مگر حضور کو مستقل اس تحقیقی مواد کی فکر رہی اور حضور تلاش فرماتے رہے۔ ایم ٹی اے پر کی گئی ایک بات کی اس قدر اہمیت کہ بات چھوٹی ہو یا بڑی، جب دنیا تک جائے تو درست طور پر جائے۔ مجھے یہاں اعتراف کرنا ہے کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں کی حساسیت کا درس میں نے اس عظیم درسگاہ سے حاصل کیا جسے دنیا حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے نام سے جانتی ہے۔ اگر یہ معمور الاوقات شخص جس کے سپرد کُل دنیا کی رہنمائی کا کام ہے ایم ٹی اے کے ایک پروگرام کے ایک سوال کے ایک جواب کی خاطر اس قدر محنت کر سکتا ہے، تو ہم جو آپ کے ادنیٰ غلام ہیں، ہم چین سے کیونکر بیٹھ رہیں۔ ہماری نیندیں ایسے میں کیوں اُڑ نہ جائیں؟ تو یہ ایک مختصر سی جھلک ہے اس توجہ کی جو حضور علم کو عام کرنے کے کام پر صرف فرماتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی سبق دیتے رہتے ہیں کہ اگر حضور علم کو عام کرنے کے لئے خود حصولِ علم پر اس قدر محنت کرتے ہیں تو افرادِ جماعت جن کے سپرد درس و تدریس، تبلیغ، تربیت یا ایم ٹی اے کے پروگراموں میں بیٹھ کر گفتگو کرنے اور جواب دینے کا کام ہے، انہیں تو دن رات حصولِ علم میں صرف کر دینا چاہییں۔

شروع شروع کی کلاسوں کی بات ہے۔ حضور سے کسی نے پوچھا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نام کے ساتھ ''نواب'' کیوں لکھا جاتا ہے۔ حضور نے تفصیلی جواب عطا فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی بیٹیوں کی پیدائش سے پہلے ان کے نام کے ساتھ ''نواب'' لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔

کچھ روز بعد ملاقات کے دوران فرمایا کہ ''کلاس میں میں نے دونوں بیٹیوں کے نام کے ساتھ الہاماً نواب لکھا ہوا کہہ دیا تھا؟''۔ عرض کی کہ جی حضور۔ فرمایا ''نواب تو صرف حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نام ساتھ الہاماً لگا ہوا تھا۔ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے نام کے ساتھ تو نواب عبداللہ خان صاحب سے شادی کی وجہ سے لگا تھا''۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایسی باتیں جو تاریخی حقائق سے تعلق رکھتی ہوں فوراً درست ہو جانی چاہییں اور اس بارہ میں ہدایت ارشاد فرمائی۔ ذرا دیکھیے، بظاہر بچوں کی کلاس ہے، مگر احتیاط کا کیا عالم ہے۔ پھر یہ کہ کوئی بھی بات یونہی نہیں کہہ دی۔ خود اپنی کہی ہوئی بات کا تجزیہ بعد میں بھی کیا اور پھر اگلی کلاس میں بچوں کو بتایا کہ اصل بات یوں ہے، اس وقت روانی میں نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے نام کے ساتھ بھی لفظ ''نواب'' کو الہامی کہہ دیا تھا۔

کوئی عام آدمی ہوتا تو اوّل تو بچوں کی کلاس سمجھ کر اس بات پر دوبارہ غور بھی نہ کرتا۔ اگر کرتا تو شاید یہ سوچ کر چھوڑ دیتا کہ بچوں کی کلاس ہی ہے، ایسا بھی کیا ہے۔ یا پھر اگر کوئی توجہ دلا دیتا تو یا تو اپنی ہی بات کو درست کہتا یا پھر کہتا کہ خیر ہے! ایسا بھی کیا ہے، بچے ہی ہیں نا! مگر یہاں علم و معرفت کے اس سمندر کا یہ عالم ہے کہ اس باریک بات پر بھی نظر ہے۔ یہاں بھی ہم ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے یہی سبق تھا کہ ایم ٹی اے پر کی ہوئی بات تمام دنیا تک جاتی ہے۔ جو بات جائے وہ صد فی صد درست اور مکمل ہونی چاہیے۔

کسی بچہ یا نوجوان نے کلاس میں چھوٹی سی بات بھی پوچھی تو اس کا تفصیلی جواب عطا فرمایا۔ کسی سوال کو لغو یا غیر ضروری قرار نہیں دیا۔ جس نے جو پوچھا، اس کی تسلی کی فکر صاف نظر آئی۔

ان کلاسوں میں انتظامیہ کی اصلاح کا کام بھی حضور ساتھ کے ساتھ فرما رہے ہوتے ہیں۔ حضور کے سامنے پروگرام رکھا ہوتا کہ تلاوت کون کرے گا اور نظم کون پڑھے گا وغیرہ۔ مجھے تو کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے اگر کوئی املا کی معمولی سی غلطی بھی رہ گئی ہو، وہ شاید حضور کے سامنے اجاگر ہو کر آ جاتی ہے۔ شاید چمکنے لگتی ہے۔ حضور ہمیشہ ایسی اغلاط کی نشاندہی فرماتے اور توجہ دلاتے ہیں۔

حضور ایک ملک کے دورہ سے واپس تشریف لائے۔ وہاں کی کلاسیں

دیکھ کر انہیں نشر کرنے کی تیاری کا کام جاری تھا۔ ایک کلاس کے بارہ میں میرے ذہن میں ایک سوال تھا، سو ہمت کر کے ایک ملاقات میں پوچھ ہی لیا۔ عرض کی کہ ''حضور، اس کلاس میں تو شروع سے آخر انتظامیہ کو خوب سرزنش ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے ہر کام ہی الٹ پلٹ کیا ہوا تھا۔ ہر بات حضور کو سمجھانا پڑی اور ہر بات پر ان کی خوب سرزنش بھی ہوئی ہے۔ جیسے حضور کا حکم ہو''۔

فرمایا ''یہ پوچھ رہے ہو کہ چلانی ہے کہ نہیں۔ تو بالکل چلانی ہے۔ اسی طرح چلے گی''

ہم اپنی نادانی میں یہ بھولتے رہتے ہیں کہ حضور کے مخاطب وہ چند بچے یا بچیاں نہیں ہوتیں جو سامنے بیٹھے ہوتے ہیں۔ حضور کی کلاس ساری دنیا کی ''کلاس'' ہوتی ہے۔ ہم سب، لاکھوں کروڑوں احمدی اس کلاس کا حصہ ہیں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کچھ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور کی ہر بات ہم سب کے لئے واجب الاطاعت ہے۔ اگرچہ بہت سے بزرگ ہیں جو منصبِ خلافت سے متعلق لوگوں کو آگاہی دیتے رہتے ہیں اور نوجوان نسل تک اس مقدس امانت کی تعظیم و تکریم کی تلقین کی امانت پہنچاتے ہیں، مگر کوئی نہیں جو خلیفۂ وقت سے بڑھ کر اس منصب کو سمجھے اور کوئی نہیں جو آپ سے بڑھ کر اس کی عزت و توقیر سے آشنا کرے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے نہایت درجہ قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات نہیں پورا ایک گھنٹہ نکال کر ہم میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور وہاں نہ پروگرام رکھا ہے، نہ تلاوت، نظم کرنے والوں کو خود پتہ ہے کہ کون کب کیا پیش کر رہا ہے۔ کبھی مائکروفون نہیں چل رہا۔ مائکروفون کیسے ایک سے دوسرے تک جائے گا اس کا بھی کسی کو علم نہیں۔ پس حضور نے صرف اس کلاس کی انتظامیہ کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے منتظمین کو ہوشیار باش فرمانا تھا۔ سو فیصلہ فرمایا کہ یہ کلاس ضرور نشر ہوگی اور اسی طرح نشر ہوگی۔

(وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط 6 کا حصہ سوم از آصف محمود باسط صاحب بشکریہ alislam.org)

❁❁❁

Apricot

An apricot is a fruit, or the tree that bears the fruit, of several species in the genus Prunus. Usually, an apricot is from the species P. armeniaca, but the fruits of the other species in Prunus sect. Armeniaca are also called apricots.

Benefits

Apricot is a sugar and fiber rich fruit, containing vitamins, minerals and different beneficial compounds such as vitamin C, Carotenoids, Potassium and Polyphenols. Vitamin C has antioxidant capacity and helps in maintaining a healthy immune system, promoting iron absorption and cell and tissue reparation. Carotenoids promote eye health and Potassium is beneficial for blood pressure regulation. Fiber content and its zero fat content makes this fruit beneficial for weight maintenance, bowel health, blood sugar regulation and cholesterol reduction.

Possible side effects

Apricot is usually a safe food although it may cause allergy in sensitive people. Dried Apricots containing Sulphites may cause allergy in sensitive people too, but the allergy would be related to the Sulphites that are sometimes added to those dried foods, rather to the Apricot itself.

Quantity recommendations

Apricot can be included as part of the daily fruit intake in a balanced diet. An average healthy person can include 3-5 portions of fruit daily; quantities may vary according to individual needs.

❁❁❁

حضرت اسماعیل علیہ السلام

دادی جان آپ نے پچھلی دفعہ حضرت مریمؑ کی کہانی تو سنائی تھی اور وقفِ نو سے تعلق سمجھ میں آیا تھا۔ لیکن حضرت اسماعیلؑ کا وقفِ نو کی تحریک سے کیا تعلق ہے؟ احمد نے بستر میں لیٹتے ہی پوچھا۔

گڑیا بیٹا آپ اس سوال کا جواب دیں۔ دادی جان نے سوال گڑیا کی جانب موڑ دیا۔

حضرت اسماعیلؑ سے کہانی میں آپ نے بتایا تھا کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو کہا کہ انہیں خواب آئی ہے کہ وہ ان کی قربانی کر رہے ہیں تو وہ فوراً تیار ہو گئے اور ان کی عمر اس وقت کھیلنے کودنے کی ہی تھی یعنی بچے ہی تھے۔ گڑیا نے جواب دیا۔

جی ہاں۔ دادی جان نے کہا۔ یہ تو بہت بڑی قربانی کا جذبہ تھا لیکن حضرت اسماعیلؑ کی اصل قربانی تو ان کے پیدا ہوتے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔ میں یہ قصہ آپ کو سناتی ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ کہاں کے رہنے والے تھے بھلا؟

عراق کے شہر اُور (Ur) کے۔ احمد نے ایک سانس میں جواب دیا۔

دادی جان: جی بالکل۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش کے بعد حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اس بچہ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کو جنوب میں وادی بَکّہ میں چھوڑ آئیں۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں خانہ کعبہ موجود تھا اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس گھر کی تعمیرِ نو ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی تیاریاں شروع ہو جائیں۔

محمود: یہ بکہ اور مکہ ایک ہی ہیں کیا؟

دادی جان: جی ہاں! یہ پرانا نام ہے۔ اس وقت یہ ایک صحرا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ ان دونوں کو لے کر ایک لمبے سفر کے بعد اس جگہ پہنچے جہاں آجکل خانہ کعبہ ہے۔ پھر آپؑ نے ان دونوں کو دو پہاڑیوں کے درمیان ایک گھاٹی میں چھوڑ دیا جن کا نام بعد میں صفا و مروہ پڑ گیا۔ جب وہ واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے صرف آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضرت ہاجرہؓ بھی ایک مخلص مومنہ تھیں۔ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے اور سوال نہ کیا اور خاموش ہو گئیں۔ ان کے پاس زادِ راہ تو تھوڑے دنوں کا تھا۔ خصوصاً جب پانی ختم ہوا تو تب حضرت ہاجرہؓ پریشان ہوئیں۔ بچے نے پیاس سے رونا اور چلانا شروع کر دیا۔ حضرت ہاجرہؓ اس وقت بہت پریشان ہوئیں۔

اس پریشانی کے عالَم میں انہوں نے ان دونوں پہاڑیوں پر باری باری چڑھ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑائی کہ شاید کوئی گزرتا قافلہ انہیں نظر آ جائے۔ لیکن وہاں نہ بندہ نہ بندے کی ذات۔

محمود: دادی جان سعودی عرب میں تو ویسے بھی بہت گرمی ہوتی ہے۔ پھر پانی کیسے ملا انہیں؟

دادی جان: اسی پریشانی کے عالم میں کبھی وہ ایک پہاڑی پر جاتیں اور واپس آ کر بچے کو دیکھتیں اور پھر دوسری پہاڑی پر جاتیں۔ انہوں نے ان دونوں پہاڑیوں کے سات چکر لگائے۔ جب تھک ہار کر واپس حضرت اسماعیلؑ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے وہ روتے روتے جہاں ایڑیاں رگڑ رہے تھے وہاں زمین میں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ حضرت ہاجرہؓ نے اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور انہیں پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ اب چشمہ اتنی زور سے بہنے لگا کہ حضرت ہاجرہؓ نے اس کے اردگرد پتھر لگائے اور کہا کہ زَمْ زَمْ یعنی رک جا! رک جا! زَم زَم کے ایک اور معنی بھی ہیں بہت سارا پانی۔ تو وہاں بہت سارا پانی اکٹھا ہو گیا تھا۔

احمد: پانی کا انتظام تو ہو گیا۔ کھانے کا انتظام کیسے ہوا؟

دادی جان: مکہ کے قریب سے ہی تجارتی کاروانوں کی گزرگاہ تھی۔ جب چشمہ پھوٹ پڑا تو وہاں پانی پینے والے پرندے بھی آنے لگے۔ یمن کے قبیلہ جُرہم کے ایک گزرتے قافلے نے صحرا میں ایسا پرندہ

دیکھا تو حیران ہوئے اور اس کے پیچھے پیچھے وہاں آکر پانی اور قیام کی اجازت چاہی۔ اور پانی کے بدلے انہوں نے کھانا فراہم کیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ قافلوں کی گزرگاہ بن گیا اور پانی کے لیے ان کا ایک پڑاؤ یا سٹاپ ہوگیا۔ وہ پانی بھرتے اور یہاں رہنے والے لوگوں کو غذا فراہم کرتے۔ اور قبیلہ جُرہَم نے وہاں مستقل قیام بھی کرلیا۔ حضرت اسماعیلؑ جب بڑے ہوئے تو اسی قبیلہ میں ان کی شادی ہوئی۔

دادی جان سانس لے کر گویا ہوئیں: حضرت ابراہیمؑ نے بھی اس وقت دعا کی تھی کہ ’’اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لابسایا ہے اے میرے رب! (میں نے ایسا اس لئے کیا ہے) تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں۔ پس تُو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکادے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دیتا رہ تا کہ وہ (ہمیشہ تیرا) شکر کرتے رہیں۔‘‘ (سورت ابراہیم: ۳۸)۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور اب تک اس علاقہ میں دنیا بھر سے ہر طرح کے پھل آتے ہیں۔

گڑیا: دادی جان میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت مریمؑ اور ان کی والدہ اور حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ دونوں نے اپنے بچوں کے ساتھ بچپن سے ہی خدا کے پیار اور شفقت کا سلوک دیکھا۔

دادی جان: جی ہاں! اسی لیے انہوں نے اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کے سامان کیے اور ان کے کھانے پینے کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے لے لی۔

احمد: اس واقعہ کا وقفِ نو سے کیا تعلق ہے؟ مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں لگی۔

دادی جان: اس کہانی کا بھی وقفِ نو سے تعلق ہے واقفینِ نو کو اور ان کے والدین کو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر وقت ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اگر خدا کی خاطر ایسا کریں گے تو خدا خود بھی بچوں کی تربیت کے سامان کرے گا اور دنیاوی آسائش بھی عطا کرے گا۔

محمود: دادی جان کیا حضرت ابراہیمؑ کبھی ان کے پاس واپس نہیں آئے؟

گڑیا: آئے تھے۔ جب ہی تو ذبح کرنے والا واقعہ ہوا تھا۔

محمود: اوہ یہ تو مجھے یاد نہیں رہا۔

احمد: اور جب خانہ کعبہ کی تعمیرِ نَو کی تب بھی تو واپس آئے تھے۔

دادی جان: ماشاء اللہ آپ لوگوں نے تو خود ہی اس سوال کا جواب معلوم کرلیا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کتنی بار مکہ تشریف لائے لیکن ان دو کے علاوہ ایک اور بار بھی آئے تھے لیکن حضرت اسماعیلؑ سے ملاقات نہ ہوسکی وہ کہیں اور سفر پر تھے اور آپؑ ان کی زوجہ سے مل کر واپس چلے گئے تھے۔

گڑیا: دادی جان! حضرت ابراہیمؑ سے اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی قربانی کیوں لی اور یہ شہر بھی کیوں بسایا؟

دادی جان: جیسا کہ شروع میں بتایا تھا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خاطر کیا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اب یہاں شہر آباد ہوجائے اور اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے مرکز کے طور پر چن لیا۔ یہاں ہی مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے جس کی طرف منہ کر کے تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور یہاں حج بھی کرتے ہیں۔

لیں جی محمود میاں تو سونے لگے۔ اب کافی رات ہو چکی ہے۔ ہم بھی سوتے ہیں۔ شب بخیر اور اللہ حافظ

(بشکریہ بچوں کا الفضل ۲۸ اپریل ۲۰۲۴ء)

cere to Thee. And save us from treading the path which leads to carnal desires, malice, spite and worldly pursuits.' (A Message of Peace, p. 5)

His Holiness (aba) quoted the Promised Messiah (as) who said that one should continue offering prayers and adopt humility. Prayers that are offered merely as lip service have no effect. Rather, one should supplicate in their own words with great humility. The Promised Messiah (as) then said,

'O Lord of All the Worlds, I cannot thank You for Your favours. You are extremely Merciful and Kind. You have bestowed upon me great favours. Forgive my sins so that I am not ruined. Imbibe my heart with pure love for You so that I may be granted life. Cover my faults and enable me to do those things which please You. I call upon Your beneficence and seek refuge from incurring Your wrath. Have mercy. Save me from the calamities of this world and the hereafter, for every grace and bounty rests in Your hand.'

His Holiness (aba) said that if we wish for all of these prayers to be accepted, then we must offer durood (prayer for sending salutations upon the Holy Prophet (sa)) a great deal, for it is in doing so that our prayers can reach the stage of acceptance.

His Holiness (aba) prayed that may we be enabled to offer these prayers and also offer prayers with true sincerity and also offer prayers in our own words. May we be able to truly establish that state of distress in our prayers which cause prayers to emanate from the depths of the heart. We should pray for the blessings of Ramadan to be everlasting. May we continue to reap the blessings of this Friday prayer and all subsequent Friday prayers.

Prayers for the World

His Holiness (aba) urged for those imprisoned due to their faith wherever they may be in the world, that Allah may procure the means for their release. May Allah save us and our future generations from the ill effects of war. His Holiness (aba) said that not only does it seem as if a war is on the brink, in fact a world war has already begun. However, the world leaders are not worried because they think that they will remain safe while the people will die. However, these leaders are not safe either. These are exactly the ploys of the antichrist in which the masses are being duped. People have started raising their voices, however in any case these ploys have led people astray from God. The ultimate result of this will be the wrath of God. Therefore, Ahmadis especially must focus on offering prayers to remain safe from all of these ploys.

His Holiness (aba) said that the world war has begun and the war has crossed the Palestinian borders, in Syria for example where the Iranian embassy was attacked, which was a great offense under any law. The world is silent only because Israel was the perpetrator, however this will cause the war to spread further. Voices have only started being raised when aid workers were killed, however these same people were silent when innocent Palestinians were losing their lives. Now they have realised what the pain feels like.

His Holiness (aba) said that we should pray that Allah protects humanity and enables us to do justice in offering prayers.

ah, and is currently at its heights in our times. Hence, the adherents of the Promised Messiah (as) should especially offer these prayers.

His Holiness (aba) said that once, the Holy Prophet (sa) instructed for the following prayer to be recited:

'O Allah, we seek from You the very good which which Your Prophet Muhammad (sa) sought. We seek Your refuge from every evil which Your Prophet Muhmamad (sa) sought Your refuge from. You are the true Helper; we pray unto You Alone. Without the help of Allah we possess not the capability of virtue, nor the strenght to safeguard against the attacks of Satan.'

His Holiness (aba) said that if we offer this prayer then not only will be increase in our love for the Holy Prophet (sa) but all comprehensive prayers will also begin to emanate from our hearts.

His Holiness (aba) said that if the Holy Prophet (sa) perceived a threat from a certain nation then he would pray:

' O Allah, we come to you to overcome them and seek Your refuge from their evil.'

His Holiness (aba) said that Ahmadis should especially recite this prayer these days; may Allah keep us safe from the evil of the enemies.

(These are just some examples of the prayers of the Holy Prophet (sa) presented by His Holiness)

Prayers Taught by the Promised Messiah (as)

is Holiness (aba) said that he would mention some prayers taught by the Promised Messiah (as) as well.

His Holiness (aba) said that in response to how we can create greater attention towards God, the Promised Messiah (as) advised that one should constantly strive in prayer. They should not become satisfied with prayer that is merely offered on the surface, rather they should constantly pray whilst standing, 'O God, the All Powerful and Mighty, I am sinful so much so that the poison of sin courses in my body. Forgive my sins by Your grace and bounty and forgive my shortcomings and soften my heart. Establish Your awe and fear and love in my heart so that my hard heartedness may be removed and I may be able to focus in prayer.'

His Holiness (aba) said that on one occasion the Promised Messiah (as) said,

'O my Beneficent, O my God, I am an unable servant of Yours, sinful and forgetful. You have observed me commit wrongdoing after wrongdoing, yet bestowed bounty after bounty. You observed sin after sin, yet bestowed favour after favour. You have alway covered my faults and furnished me with countless of Your blessings. Now too, have mercy upon a incapable and sinful person such as myself and forgive my boldness and ingratitude. Save me from this grief, for there is no escape except in You.'

His Holiness (aba) said that in his view, this prayer should be recited every day. We should ponder upon the fact that the Promised Messiah (as) wrote this prayer in a letter addressed to the First Caliph (ra). Considering his stature, we should consider the great attention with which we should recite this prayer. If it was written to the First Caliph (ra), then we must recite it even more. If this prayer is recited with sincerity of heart, then it will draw the blessings of God.

His Holiness (aba) said that once the Promised Messiah (as) prayed,

'O Lord of All the Worlds, I cannot thank You for Your favours. You are extremely Merciful and Kind. You have bestowed upon me great favours. Forgive my sins so that I am not ruined. Imbibe my heart with pure love for You so that I may be granted life. Cover my faults and enable me to do those things which please You. I call upon Your beneficence and seek refuge from incurring Your wrath. Have mercy, have mercy, have mercy. Save me from the calamities of this world and the hereafter, for every grace and bounty rests in Your hand.'

His Holiness (aba) said that another prayer which the Promised Messiah (as) wrote at the beginning of his book A Message of Peace is:

'O my Almighty God, my Beloved Guide! Show us the path which leads the righteous and the sin-

His Holiness (aba) said that once Hazrat Abu Bakr (ra) asked the Holy Prophet (sa) to teach him a prayer that he should recite in his supplications, to which the Holy Prophet (sa) replied:

'O Allah, I have greatly wronged my soul, and there is none who can forgive except You, so forgive me and have mercy on me. Surely You are the Most Forgiving, Oft-Returning with Mercy.'

His Holiness (aba) said that once a Bedouin asked the Holy Prophet (sa) to teach him something that he should say, to which the Holy Prophet (sa) said:

'There is none worthy of worship except Allah, He is One and has no partner. Allah is the Greatest, the Most Pure. He is the Lord of All the Worlds. There is no strength, nor ability except in Allah, the Mighty, Wise.' Then the Holy Prophet (sa) further taught, 'O Allah forgive me, have mercy on me, guide me and provide for me.'

His Holiness (aba) said that in another narration it is recorded that whenever someone accepted Islam, the Holy Prophet (sa) would teach them the following prayer:

'O Allah forgive me, have mercy on me, guide me, protect me and provide for me.'

His Holiness (aba) said that this is the prayer offered between the two prostrations in prayer. However, some people seem not to offer this prayer because of how quickly they go back into the second prostration. It is because they do not realise the importance of this prayer. Hence, not only should we pray for worldly things, but we should pray for our spiritual improvement and nourishment as well.

His Holiness (aba) said that another prayer of the Holy Prophet (sa) is:

'O Allah, there is none worthy of worship except You. O Allah I seek Your forgiveness for my sins, and seek Your mercy. O Allah, increase me in knowledge, and let my heart not become perverse after you have guided me and grant me Your mercy.'

His Holiness (aba) said that whenever the Holy Prophet (sa) was worried about something he would say:

'O Living and Self Subsisting God, by Your mercy I cry for help.'

His Holiness (aba) said that another prayer of the Holy Prophet (sa) is:

'O my Lord, forgive me and have mercy on me, and guide me towards the path that is most right, most firm.'

His Holiness (aba) said that if this is what the Holy Prophet (sa) was praying, then it shows us the degree to which we should be offering the same prayer.

His Holiness (aba) said that another prayer taught by the Holy Prophet (sa) is:

'O Allah, I seek Your refuge from the torment of the grave and seek Your refuge from the disorder of the antichrist, and I seek Your refuge from the troubles of life and the troubles of death. O Allah, I seek Your refuge from sin and financial difficulty.' Someone asked the Holy Prophet (sa) why he sought refuge against financial difficulty to which the Holy Propheet (sa) replied, 'When a person falls into financial difficulty he lies when he speaks and breaks the promises he makes.'

His Holiness (aba) said that the Holy Prophet (sa) was free from all of these things, and certainly he was making these prayers for his people to be saved from these things. His Holiness (aba) said that we should analyse ourselves to see if we are adhering to that which we are praying for. Hence this prayer should be offered in order to be safeguarded against these things and in order to continue receiving bounties in this world from God.

His Holiness (aba) said that the Holy Prophet (sa) also taught a prayer [as mentioned above] for being safeguarded against the antichrist which was to appear at the time of the Messi-

our tongues, as the Promised Messiah (as) said that prayers which are offered by a person in their own words also find acceptance.

His Holiness (aba) said that the Holy Prophet (sa) said that the difference between someone who remains occupied in the remembrance of God and one who doesn't is like the difference between the living and the dead. On another occasion, the Holy Prophet (sa) said that prayer not only protects from calamities which have befallen a person, rather they also protect against future calamities.

Prayers from the Holy Qur'an

His Holiness (aba) said that the first prayer he would mention is Surah al-Fatihah. Not only is this recited during prayers, but this should also be repeated aside from that as well. The Promised Messiah (as) said that reading Surah al-Fatihah with focus and sincerity purifies the heart, removes darkness and grants certainty, drawing a searcher for the truth towards the threshold of God. Hence, one can draw nearer to God by constantly and focusedly reciting the Holy Qur'an.

His Holiness (aba) said that there is another prayer in the Holy Qur'an:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

'Our Lord grant us good in this world as well as good in the world to come, and protect us from the torment of the fire.' (The Holy Qur'an 2:202)

His Holiness (aba) quoted the Promised Messiah (as) who said about this prayer that the connection that a believer has with this world enables them to achieve higher ranks in the sight of God, because their actual goal and purpose is the faith. Thus, even their worldly affairs are ultimately for the sake of their faith. This teaches the valuable lesson that the world should not become one's ultimate purpose. Thus, the good in this world mentioned in the prayer refers to such good in the world that leads to good in the hereafter. Thus one should always strive to give precedence to the faith over the world, and whatever they strive to attain of the world should be to improve their faith.

His Holiness (aba) said that there can be fire even in this world – the weapons used in wars effectively cast fire, hence we should pray that Allah the Almighty protects us from this fire as well. Ahmadis should pray a great deal for themselves and the world.

His Holiness (aba) said that another Qur'anic prayer which should be oft-recited, especially these days is:

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

'O our Lord, pour forth steadfastness upon us, and make our steps firm, and help us against hte disbelieving people.' (The Holy Qur'an, 2:251)

His Holiness (aba) said that no fear should not cause us to falter. Then another Qur'anic prayer that should often be recited is:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا
حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا
وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

'Our Lord, do not punish us, if we forget or fall into error; and our Lord, lay not on us a responsibility as Thou didst lay upon those before us. Our Lord, burden us not with what we have not the strength to bear; and efface our sins, and grant us forgiveness and have mercy on us; Thou art our Master; so help us Thou against the disbelieving people.' (The Holy Qur'a, 2:287)

His Holiness (aba) said that another prayer in order to strengthen faith is:

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ
اَنۡتَ الۡوَهَّابُ

'Our Lord, let not our hearts become perverse after Thou hast guided us; and bestow on us mercy from Thyself; surely, Thou alone art the Bestower.' (The Holy Qur'an, 3:9)

Prayers of the Holy Prophet (sa)

His Holiness (aba) said that he would now mention some prayers of the Holy Prophet (sa).

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 5TH APRIL 2024 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) reciting the following verse from the Holy Qur'an:

'Or, Who answers the distressed person when he calls upon Him, and removes the evil, and makes you successors in the earth? Is there a God besides Allah? Little is it that you reflect.' (The Holy Qur'an, 27:63)

His Holiness (aba) said that in the previous sermon, wisdom, philosophy and manner of prayer were presented in light of the Promised Messiah's (as) teachings. His Holiness (aba) said that the same topic would continue in this sermon.

His Holiness (aba) said that 'distress' does not simply refer to one who is anxious, rather it is one who has no other way. Hence, when supplicating before God, we must do so in a manner expressive of the fact that we have nowhere else to go, and it is only Allah the Almighty Who can help us.

His Holiness (aba) said that even at the Community level, it should be understood that it is only Allah the Almighty who can help us, for example with the situation of Ahmadis in Pakistan; it is only Allah who can bring about ease.

Allah Listens to the Prayers of the Distressed

His Holiness (aba) said that one of the signs for God's existence is that He does listen to the prayers of the distressed. As such we must bring about this condition within our prayers. Prayers are all we have, in fact it is only through prayers that the state of the Muslim world today can improve. Furthermore, every Ahmadi should understand and strive to establish the condition of distress in their prayers, for it is then that their prayers will achieve acceptance.

His Holiness (aba) quoted the Promised Messiah (as) who said that until one prays constantly in a state of distress, then prayers are not accepted. In fact this state of distress is a requisite for prayers to be accepted.This state connotes that one wholeheartedly understands that there is no other path or way except that of Allah the Almighty. It is when a person establishes this state in their prayers that they will find acceptance.

His Holiness (aba) further quoted the Promised Messiah (as) who said that we must pray a great deal in order to be protected. Prayers can protect one like a person who is being chased but is able to find a fort to take refuge in. Similarly can a person find refuge and safety from Satan through prayers. Hence, it is vital that we focus on offering prayers. His Holiness (aba) said that there are many prayers in the Holy Qur'an, the traditions of the Holy Prophet (sa), those we have learned from the Promised Messiah (as) and the prayers that we offer in our own tongues; all of these are necessary so that we may attain safety and protection from the circumstances that prevail today. In some places we cannot freely profess our faith, our devotion to the Holy Prophet (sa), recite the Holy Qur'an or fulfill other religious rites. Satanic forces are constantly lying in wait to take action against Ahmadis so that in their estimation they may receive a reward.

His Holiness (aba) said that recently, the murderers of an Ahmadi martyr were apprehended. When questioned, they said that they were taught in their madrasah (religious college) that the easiest way to get to paradise is to kill an infidel, and since they consider Ahmadis to be infidels they seek to kill them. In reality, they incur the wrath of God. However, in any case, we must strive to bring about the state of being distressed in our prayers.

His Holiness (aba) said that he will repeat various prayers; these prayers should always be pondered over, understood and repeated. These are prayers in addition to the prayers we offer in

ہفتہ شجرکاری مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹرا

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹرا

مثالی وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

جلسہ حفظانِ صحت مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

شجرکاری مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد تلنگانہ

میٹنگ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کنّور ٹاؤن کیرالہ

قادیان کے خدام شدید گرمی میں ٹھنڈا شربت تقسیم کرتے ہوئے

جلسہ یوم خلافت مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2021-23
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghaury
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 08 June 2024 CE Issue 06

Published on 10th August 2024

درود بھیجنے سے نور کی مشکوں کا نزول

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے: وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدہ:۳۶) تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ [یعنی یہ اسی وجہ سے ہے جو تم نے محمد ﷺ پر درود بھیجا]۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱، حاشیہ)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik